اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے (الانفال ۶۵)
تعلیم الجہاد
جلد اول
مولانا محمد مسعود ازہر
مکتبہ حسن

اے نبی (ﷺ) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے (الانفال ۶۵)

تعلیم الجہاد

تحقیق، تصحیح اور نظر ثانی شدہ

جلد اوّل

تعلیم الجہاد، جلد اوّل تین حصوں (اوّل، دوم، سوم)
اور ایک ضمیمے پر مشتمل ہے

از قلم
مولانا محمد مسعود ازہر

ناشر
مکتبہ حسن

انتساب

اُن دو بچوں کے نام جنھوں نے غیرتِ ایمانی اور عشق رسول ﷺ کا حق ادا کیا اور کمسنی میں بالغ نظری اور بلند ہمتی کا ثبوت دیتے ہوئے اس اُمت کے فرعون ابو جہل کو خاک و خون میں تڑپا دیا۔

وہ دو بچے حضرت معاذؓ اور حضرت معوذؓ تھے جن پر اُمت مُسلمہ بجا طور پر فخر کر سکتی ہے۔

محمد مسعود ازہر

اے نبی (ﷺ) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے (الانفال ۶۵)

تعلیم الجہاد

تحقیق، تصحیح اور نظر ثانی شدہ

جہاد کی ابتدائی اور بنیادی معلومات پر مشتمل

جزء اوّل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعلیم الجہاد جزء اوّل

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	جہاد کے کیا معنی ہیں؟	۵
۲	جہاد کا حکم کب نازل ہوا؟	۵
۳	جہاد سے متعلق پہلی آیت کونسی نازل ہوئی؟	۶
۴	غزوہ کس جہاد کو کہتے ہیں؟	۶
۵	سریہ کس جہاد کو کہتے ہیں؟	۷
۶	غزوات کی تعداد کتنی ہے؟	۷
۷	آپ ﷺ کے دور میں کتنے غزوات ہوئے؟	۷
۸	جہاد کا کیا حکم ہے؟	۸
۹	جہاد کی حکمت کیا ہے؟	۸
۱۰	کیا آپ ﷺ کے علاوہ دیگر انبیاء نے بھی جہاد کیا؟	۹
۱۱	کونسے نبی نے بچپن میں ظالم کافر بادشاہ کو قتل کیا؟	۹
۱۲	کونسے نبی کی قوم نے دعوت جہاد پر ہٹ دھرمی کی؟	۹
۱۳	کونسے نبی نے بیٹوں کو مجاہد بنانے کی نیت کی؟	۱۰
۱۴	قرآن مجید کی کونسی آیت میں فرضیت جہاد کا حکم ہے؟	۱۰
۱۵	القتال کے کیا معنی ہیں؟	۱۱
۱۶	جہاد فساد ہے یا رحمت؟	۱۱
۱۷	جہاد مسلمانوں کیلئے کس طرح رحمت ہے؟	۱۱
۱۸	جہاد کافروں کیلئے کس طرح رحمت ہے؟	۱۲
۱۹	جہاد سے پہلے کیا چیز ضروری ہے؟	۱۳
۲۰	جہاد کی تیاری کے کیا معنی ہیں؟	۱۳
۲۱	کیا جہاد کی تیاری پر بھی ثواب ہے؟	۱۴
۲۲	جہاد کی دعوت دینے کی کیا اہمیت ہے؟	۱۴
۲۳	جو مسلمان دوران جہاد مارا جائے اسے کیا کہتے ہیں؟	۱۵
۲۴	شہید کی کیا فضیلت ہے؟	۱۵
۲۵	شہادت کی تمنا کرنا کیسا ہے؟	۱۶
۲۶	جو مسلمان دوران جہاد شہید نہ ہو اسے کیا کہتے ہیں؟	۱۷
۲۷	دوران جہاد کافروں سے حاصل شدہ مال کو کیا کہتے ہیں؟	۱۷
۲۸	مال غنیمت کیسا مال ہے؟	۱۷
۲۹	مال غنیمت اور مال فئی میں کیا فرق ہے؟	۱۸
۳۰	مسلمانوں کو میدان جہاد میں کس طرح لڑنا چاہیے؟	۱۸
۳۱	میدان جہاد سے بھاگنا کیسا ہے؟	۱۹
۳۲	آپ ﷺ کے زمانے میں کتنے صحابہ کرام شہید ہوئے؟	۲۰
۳۳	آپ ﷺ کے زمانے میں جہاد میں کتنے کافر مارے گئے؟	۲۰
۳۴	رباط کسے کہتے ہیں؟	۲۰
۳۵	رباط کی کیا فضیلت ہے؟	۲۱
۳۶	نبی السیف کے کیا معنی ہیں؟	۲۱
۳۷	آپ ﷺ کو نبی السیف کیوں کہتے ہیں؟	۲۲
۳۸	نبی الملاحم کے کیا معنی ہیں؟	۲۲
۳۹	دیگر اعمال کے مقابلے میں جہاد کی کیا حیثیت ہے؟	۲۳
۴۰	جہاد میں ایک صبح یا شام لگانے کی کیا فضیلت ہے؟	۲۴
۴۱	جہاد کب فرض عین ہوتا ہے؟	۲۴
۴۲	فرض عین کے کیا معنی ہیں؟	۲۵
۴۳	جہاد نہ کرنے کا کیا گناہ ہے؟	۲۵
۴۴	جہاد میں زخم لگنے کا کیا ثواب ہے؟	۲۶
۴۵	جہاد کے راستے میں انتقال ہو جائے تو اجر ملے گا کہ نہیں؟	۲۶
۴۶	جہاد میں مال خرچ کرنے کا کیا اجر ہے؟	۲۷
۴۷	سب سے افضل جہاد کونسا ہے؟	۲۸
۴۸	دشمن پر تیر یا گولی پھینکنے پر کیا ثواب ہے؟	۲۸
۴۹	جہاد میں کافر کو قتل کرنے کا کیا ثواب ہے؟	۲۹
۵۰	جہاد میں نکلتے وقت کیا نیت کرنی چاہیے؟	۲۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترتیب جدید

جو مسلمان پورے دین کو مانتا ہے اس کے لئے لازم ہے کہ وہ جہاد کو سمجھے اور مانے۔ کیونکہ جہاد ایک قطعی فریضہ ہے جسکے بارے میں پوری امت کے علماء وفقہاء کا اعلان ہے کہ جہاد، نماز زکوٰۃ حج اور روزے کی طرح فرض ہے، اس کا منکر کافر اور اس کے بارے میں کج بحثی کرنے والا گمراہ ہے۔ مگر مسلمان جہاد کو کیسے سیکھیں؟ اور کہاں سے سیکھیں؟ افسوس صد افسوس کہ امت میں اس فریضے سے غفلت عام ہے۔ اور جہاد پر بات کرنے والے تھوڑی ہی دیر میں جہاد کی اقسام کی طرف پھسل جاتے ہیں، جس کی وجہ سے ''فرض جہاد'' کو سمجھنا ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہو جاتا ہے۔ یہ بھی جہاد ہے اور وہ بھی جہاد ہے کی بات کرنے والے عموماً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کو بھلا کر امت مسلمہ پر ایک ناقابل تلافی ظلم کرتے ہیں۔ اسی ظلم کا نتیجہ ہے کہ آج اللہ تعالیٰ کے لئے جان دینے والے خال خال نظر آتے ہیں۔ یاد رکھئے! جہاد کے حقیقی معنی کا انکار قرآن کا انکار ہے، اور یہ انکار ہمارے ایمان کو نامکمل اور غیر معتبر کرنے اور پوری امت مسلمہ کو کافروں کے ہاتھوں رسوا کرنے کے لئے کافی ہے۔ ''تعلیم الجہاد'' نامی مختصر کتاب اسی بات کی دعوت ہے کہ مسلمان جہاد کی حقیقت کو سمجھیں، اپنے ایمان کو مکمل کریں اور اپنی عظمت رفتہ کی بحالی کے لئے جانوں کے نذرانے پیش کریں۔ کتاب ہنگامی حالات میں لکھی گئی تھی، مسلمانوں نے اسے پسند کیا، ان میں اس کی مانگ بڑھی تو اسے بار بار شائع کرنا پڑا، لیکن اس بات کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ کتاب کو مستند حوالہ جات سے مزین کیا جائے اور اسکے مکمل مواد پر نظر ثانی کی جائے اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے مفتی احسان اللہ ہزاروی صاحب کو کہ انہوں نے خوب محنت فرمائی، ان کی تصحیح و تحقیق کے بعد بندہ نے بھی پوری کتاب کا از سر نو جائزہ لیا، کئی مقامات پر حوالے لکھے بعض جگہ مفید تبدیلیاں بھی کیں اور کتاب کی ترتیب میں بھی قدرے تبدیلی کر دی اب الحمد للہ یہ کتاب پہلے سے زیادہ مفید و معتبر صورت میں آپ کے سامنے ہے، کتاب کے تین حصوں کے ساتھ ایک ضمیمہ ملا کر اسے ''جلد اول'' قرار دیا گیا ہے۔ جبکہ چوتھے حصے پر کام جاری ہے جو ان شاء اللہ ''جلد دوم'' کے طور پر شائع کیا جائے گا۔ برادر محترم مولانا طاہر حمید صاحب (ناشر کتاب) بھی دعاؤں اور مبارکباد کے مستحق ہیں کہ ان کی سعی مشکور سے یہ کتاب شائع ہو رہی ہے، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی شایان شان اجر عطاء فرمائے۔ آخر میں جملہ قارئین سے گذارش ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں جملہ مجاہدین کو یاد رکھیں اور اس ناکارہ کے لئے بھی ''دعا'' کا احسان فرمائیں۔

واجرکم علی اللہ

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

۲۶ ذوالقعدہ ۱۴۲۳ھ، ۳۰ جنوری ۲۰۰۳ء، یوم الخمیس کراچی

سوال نمبر 1۔ جہاد کے کیا معنی ہیں؟

جواب۔ اللہ رب العزت کے دین کی سربلندی اور مظلوم مسلمانوں کے تحفظ کے لئے خوب محنت کے ساتھ کافروں سے مسلح جنگ کرنا یا جنگ کرنے والوں کی تمام ضروری امور میں بھرپور معاونت کرنا خواہ یہ جنگ ان کافروں سے ہو جن تک اسلامی دعوت پہنچ چکی ہو اور انہوں نے اس دعوت کو قبول نہ کیا ہو یا ان کافروں سے ہو جو مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے ہوں (امیر کی اطاعت میں کافروں کے ساتھ جنگ کے کسی بھی شعبے میں کام کرنا جہاد ہوگا) (ملخص از کتب تفسیر وحدیث وفقہ)

سوال نمبر 2۔ جہاد کا حکم کب نازل ہوا؟

جواب۔ جہاد کا حکم مدینہ منورہ میں سن دو ہجری (2ھ)

میں نازل ہوا۔

(حدائق الانوار فی سیرۃ النبی المختار ص ۲۶۲)

سوال نمبر 3۔ جہاد کے متعلق سب سے پہلے کون سی آیت نازل ہوئی؟

جواب۔ جہاد کے متعلق سب سے پہلی آیت سورہ حج کی یہ آیت کریمہ ہے۔

اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ. (الحج ۳۹) (قرطبی ۱۲/ ۶۸، ابن کثیر ۳/ ۲/ ۳۷۲ ومستدرک حاکم ۲/ ۳۸۲)

ترجمہ: ان لوگوں کو حکم دیا گیا جہاد کا جن سے کافر لڑتے ہیں اس واسطے کہ ان پر ظلم ہوا اور اللہ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔

سوال نمبر 4۔ غزوہ کس جہاد کو کہتے ہیں؟

جواب۔ جس جہاد میں خود حضور ﷺ نے شرکت فرمائی ہو اسے غزوہ کہتے ہیں۔ (روضۃ الانوار ص ۱۰۷)

سوال نمبر 5۔ سریہ کس جہاد کو کہتے ہیں؟

جواب۔ آنحضرت ﷺ نے اپنے مبارک زمانے میں جہاد کے جو لشکر روانہ فرمائے اور خود ان میں شریک نہیں ہوئے، ان معرکوں کو سریہ کہا جاتا ہے۔

(روضۃ الانوار ص ۱۰۷)

سوال نمبر 6۔ غزوات کی تعداد کتنی ہے؟

جواب۔ حضور ﷺ نے ستائیس لڑائیوں میں حصہ لیا، تو غزوات کی کل تعداد ستائیس ہوئی۔ (الزرقانی علی المواھب ۲/ ۲۲۰ والمغازی للواقدی ۱/ ۷ وابن ھشام ۴/ ۲۶۴ وصفۃ الصفوہ ۱/ ۸۶) بعض روایات سے اس سے کم یا زیادہ کی تعداد بھی معلوم ہوتی ہے۔

سوال نمبر 7۔ حضور ﷺ کے دور میں کتنے سریے ہوئے؟

جواب۔ حضور ﷺ کے مبارک دور میں چھپن سرایا ہوئے، اس میں اور روایتیں بھی ہیں۔ (الزرقانی علی

المواہب ۲/۲۲۱)

سوال نمبر 8۔ جہاد کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ جہاد ایک اسلامی فریضہ اور اہم ترین عبادت ہے۔ جس کا منکر کافر ہے: **الجهاد ركن من اركان الإسلام.** (الجوهرة ۲/۳۵۶ والتفسير الكبير للرازي ۳/۳۲۵)

سوال نمبر 9۔ جہاد کی حکمت کیا ہے؟

جواب۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں جہاد کی یہ حکمت بیان فرمائی ہے کہ اگر جہاد نہ ہو تو زمین پر فساد برپا ہو جائے اور عبادت گاہوں کو ڈھا دیا جائے یعنی اگر جہاد کی وجہ سے ظالم اور سرکش لوگوں کو ختم نہ کیا جائے تو پھر یہ زمین فتنہ اور فساد کی لپیٹ میں آ جائے گی اور سرکش کافر مسلمانوں کی عبادت گاہوں کو گرا دیں گے اور مسلمانوں کو ختم کر دیں گے مگر جہاد کے ذریعے سے تمام فتنے ختم ہو جاتے ہیں اور زمین پر امن وسکون اور عدل وانصاف عام ہوتا ہے اور اللہ کا دین اور اس کا نظام بلند

اور غالب رہتا ہے۔

(سورۃ بقرہ آیت ۲۵۱ وسورۃ حج آیت ۴۰)

سوال نمبر 10۔ کیا حضور ﷺ سے پہلے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے بھی جہاد کیا؟

جواب۔ جی ہاں! حضور ﷺ سے پہلے کئی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے جہاد فرمایا۔ اور ان انبیاء علیہم السلام کے ساتھ مل کر اس زمانے کے اللہ والوں نے بھی بھرپور طریقے سے جہاد میں حصہ لیا۔ (آل عمران آیت ۱۴۶)

سوال نمبر 11۔ وہ کون سے نبی ہیں جنہوں نے بچپن میں ظالم کافر بادشاہ کو قتل کیا؟

جواب۔ وہ نبی حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جنہوں نے بچپن میں ظالم کافر بادشاہ جالوت کو قتل کیا تھا۔ (بقرہ آیت ۲۵۱)

سوال نمبر 12۔ وہ کون سے نبی ہیں جنہوں نے اپنی قوم کو جہاد کی دعوت دی مگر قوم نے ہٹ

دھرمی کی؟

جواب۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کا جہاد والا حکم قوم کو سنایا مگر قوم والوں نے کہا کہ آپ اور آپ کا خدا مل کر لڑیں ہم تو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔

(مائدہ آیت ۲۴)

سوال نمبر 13۔ وہ کون سے نبی ہیں جنہوں نے یہ نیت کی تھی کہ اللہ پاک ان کو سو بیٹے دے گا تو وہ انہیں اللہ کے راستے کا شہسوار اور مجاہد بنائیں گے؟

جواب۔ وہ نبی حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ (بخاری ۱/۳۹۵)

سوال نمبر 14۔ قرآن مجید کی وہ کون سی آیت ہے جس میں جہاد کی فرضیت کا حکم ہے؟

جواب۔ وہ آیت سورۃ بقرہ پارہ نمبر 2 میں ہے:

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ اَنْ

تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَىٰ اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ.

(بقرۃ آیت ۲۱۶)

ترجمہ: فرض کیا گیا تم پر کافروں سے لڑنا اور وہ تم کو برا لگتا ہے۔ اور شاید کہ تم کو کوئی چیز بری لگے، اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو۔ اور شاید تم کو ایک چیز بھلی لگے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

سوال نمبر 15۔ القتال کے کیا معنی ہیں؟

جواب۔ القتال اللہ کے راستے میں اللہ کے کلمے اور دین کی سربلندی کے لئے دشمنوں سے لڑنے کو کہتے ہیں۔ (کما یُفھَم من الانفال آیت ۳۹)

سوال نمبر 16۔ جہاد فساد ہے یا رحمت؟

جواب۔ جہاد اللہ رب العزت کی طرف سے پوری انسانیت کے لئے ایک بہت بڑی رحمت ہے۔ (بقرۃ آیت ۲۵۱)

سوال نمبر 17۔ جہاد مسلمانوں کے لئے کس

طرح رحمت ہے؟

جواب۔ جہاد کے ذریعے سے مسلمانوں کو اللہ پاک کی محبت اور قرب ملتا ہے۔ اور وہ بڑے بڑے انعامات ملتے ہیں جن کا اللہ رب العزت نے جہاد کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے۔ اسی طرح جہاد کے ذریعے سے مسلمانوں کو زمین پر خلافت ملتی ہے اور کافروں سے اموال غنیمت ملتے ہیں جن سے ان کی معاشی حالت سدھرتی ہے اور جہاد سے شہادت کا عالی مقام بھی خوش قسمت لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ (کما ھُوَ مُصَرَّحٌ فی الکتاب والسُّنَّةِ

سوال نمبر 18۔ جہاد کافروں کے لئے کس طرح رحمت ہے؟

جواب۔ جہاد کافروں کے لئے اس طور پر رحمت ہے کہ انہیں جہاد کی بدولت بسا اوقات کفر سے نجات ملتی ہے۔ اور وہ مسلمانوں سے شکست کھا کر ہٹ دھرمی چھوڑ دیتے ہیں اور اللہ کی عظمت کو جان لیتے ہیں۔ اور بعض اوقات

''مسلمانوں کے زیر سایہ رہنے کی وجہ سے انہیں اسلام سے محبت ہو جاتی ہے اور وہ مسلمان ہو جاتے ہیں''۔ اسی طرح کافروں کو جہاد کی بدولت کفر کے ظالمانہ نظام سے چھٹکارا ملتا ہے اور وہ اسلامی حکومت کے عدل وانصاف میں سکون سے رہتے ہیں۔

(حجۃ اللہ البالغہ وتفسیر کبیر رازیؒ ۳/۳۲۶)

سوال نمبر 19۔ جہاد سے پہلے کیا چیز ضروری ہے؟

جواب۔ جہاد سے پہلے جہاد کی تربیت اور تیاری بہت ضروری ہے۔ خود قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے مسلمانوں کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا ہے۔

(الانفال۔ آیت ۶۰)

سوال نمبر 20۔ جہاد کی تیاری کے کیا معنی ہیں؟

جواب۔ جہاد کی تیاری سے مراد ''اسلحہ بنانا اسے سیکھنا، جسمانی طور پر جہاد کے لئے مضبوط ہونا۔ جنگی فنون اور

آلات حرب کو زیادہ سے زیادہ سیکھنا۔ جہاد کے لئے گھوڑے پالنا اور ہر زمانے کے مطابق اتنا اسلحہ جمع کرنا کہ کفار رعب میں رہیں" اور مسلمانوں کے خلاف سازشیں نہ کرسکیں۔ (مفہوم آیت ۶۰، از سورۃ الانفال)

سوال نمبر 21۔ کیا جہاد کی تیاری پر بھی ثواب ملے گا؟

جواب۔ جہاد کی تیاری پر اللہ رب العزت کی طرف سے بہت اجر ملتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر جہاد کی نیت سے گھوڑا پالا جائے تو اس گھوڑے کے چلنے پر بھی اس کے مالک کو اجر ملتا ہے اور اس گھوڑے کے لید اور پیشاب پر بھی قیامت کے دن اس کے مالک کو ثواب ملے گا (بخاری ۱/۴۰۰)۔ یہی حکم جہاد کی تیاری کے لئے رکھی جانے والی ہر چیز کا ہے۔

سوال نمبر 22۔ جہاد کی دعوت دینے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو حکم دیا کہ آپ خود بھی جہاد کیجئے اور "ایمان والوں کو اس عمل پر ابھاریئے" (الانفال آیت ۶۵)

چونکہ جہاد ایک مشکل کام ہے اور نفس وشیطان انسان کو اس عظیم عمل سے روکتے ہیں اس لئے جہاد کی خوب دعوت دینی چاہئے تاکہ دعوت دینے والوں اور سننے والوں میں یہ جذبہ زندہ رہے۔

سوال نمبر 23۔ جو مسلمان جہاد کرتے ہوئے دشمن کے ہاتھوں مارا جائے اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ جو مسلمان جہاد کرتے ہوئے دشمن کے ہاتھوں مارا جائے اسے شہید کہتے ہیں۔ (مسلم ۲/۱۴۲)

سوال نمبر 24۔ شہید کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔ اللہ پاک نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ شہید کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہے۔ (بقرہ آیت ۱۵۴)

حدیث شریف میں ہے کہ شہید کو اللہ پاک چھ نعمتیں عطا فرماتے ہیں۔ (۱) پہلے ہی لمحے میں اس کی مغفرت کردی جاتی ہے اور اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔ (۲) عذاب قبر سے محفوظ کردیا جاتا ہے۔ (۳) فزع اکبر (قیامت کی مصیبت) سے مامون کردیا جاتا ہے۔ (۴) اس کے سر پر عزت ووقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک یاقوت دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے بہتر ہے۔ (۵) گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی بہتر حوروں سے اس کی شادی کردی جاتی ہے۔ (۶) اس کے ستر رشتہ داروں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (ترمذی ۱/۲۹۵، وابن ماجہ بلفظ مقارب ص ۲۰۱)

سوال نمبر 25۔ شہادت کی تمنا کرنا کیسا ہے؟

جواب۔ ہر مسلمان کو شہادت کی تمنا کرنی چاہئے اور اللہ پاک سے اس کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ خود حضور اکرم ﷺ نے اللہ کے راستے میں بار بار شہید ہونے کی تمنا

فرمائی۔ (موطا مالک ۲/۱۹، والصحیحین)

سوال نمبر 26۔ جو مسلمان جہاد میں شہید نہ ہو اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ اسے عام طور پر غازی کہا جاتا ہے۔ ویسے تو غازی ہر جہاد کرنے والے کو کہتے ہیں مگر یہ لفظ عام طور پر ان لوگوں پر بولا جاتا ہے جو میدان جہاد میں جہاد کرنے کے بعد واپس آتے ہیں اور شہید نہیں ہوتے۔ (کمافی کتب اللغۃ)

سوال نمبر 27۔ وہ مال جو جہاد میں مسلمان کافروں سے حاصل کرتے ہیں اسے کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ اس مال کو مال غنیمت کہا جاتا ہے۔

(فتح القدیر ۵/۴۲۶)

سوال نمبر 28۔ مال غنیمت کیسا مال ہے؟

جواب۔ مال غنیمت بہت ہی پاکیزہ مال ہے (فکلوا مما غنمتم حلالاً طیبا. الانفال آیت ۶۹)۔ اللہ تعالیٰ

نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کے لئے یہی مال پسند فرمایا۔ حضور ﷺ مدینہ منورہ میں مال غنیمت استعمال فرماتے تھے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان کے لئے سب سے پاکیزہ مال، مال غنیمت ہے''۔

(سنن سعید بن منصور حدیث رقم=۲۸۸۶)

سوال نمبر 29۔ مال غنیمت اور مال فےء میں کیا فرق ہے؟

جواب۔ (الفیٔ هو المال الماخوذ من الكفار بغير قتال كالخراج والجزية، وأما الماخوذ بقتال فيسمى غنيمة. (فتح القدیر ۵/۴۲۶))

اگر دشمنوں سے لڑائی کے بعد مال ہاتھ آئے تو اسے مال غنیمت کہتے ہیں۔ اور بغیر جنگ کئے ان سے ملنے والے مال کو مال فےء کہا جاتا ہے۔ (فتح القدیر ۵/۴۲۶)

سوال نمبر 30۔ مسلمانوں کو میدان جہاد میں کس طرح لڑنا چاہئے؟

جواب۔ اللہ رب العزت کا حکم ہے کہ ''اے ایمان والو! جب تم کافروں سے لڑو تو ثابت قدمی کے ساتھ لڑائی کرو اور (ثابت قدم رہنے کے لئے) اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرو''۔ (الانفال آیت ۴۵)

اس لئے مسلمانوں کو جہاد میں ڈٹ کر ثابت قدمی کے ساتھ لڑنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرنا چاہئے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے توانائی ملتی ہے اور دل سے خوف نکل جاتا ہے۔

سوال نمبر 31۔ میدان جہاد سے بھاگ کھڑے ہونا جائز ہے یا نہیں؟

جواب۔ میدان جہاد میں دشمنوں کے سامنے سے پیٹھ پھیر کے بھاگ کھڑے ہونا بہت بڑا گناہ ہے۔ قرآن مجید کی آیت کا مفہوم ہے کہ ''جو شخص میدان جہاد سے بھاگ کھڑا ہوا اس پر اللہ کا غضب ہوتا ہے۔ ہاں اگر پیچھے پڑاؤ ڈالے ہوئے اپنے لشکر تک پہنچنے کے لئے بھاگا یا

دشمنوں کو دھوکہ دے کر دوبارہ عقب سے حملہ کرنے کے لئے پیچھے ہٹا تو اس کی اجازت ہے اور ہرگز گناہ نہیں"۔

(الانفال آیت ۱۶)

سوال نمبر 32۔ حضور ﷺ کے مبارک زمانے میں کتنے صحابہ کرامؓ شہید ہوئے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ کے مبارک زمانے میں دوسو انسٹھ 259، صحابہ کرامؓ شہید ہوئے۔

سوال نمبر 33۔ حضور ﷺ کے مبارک زمانے کے جہاد میں کتنے کافر مارے گئے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانے کے جہاد میں سات سوانسٹھ 759، کافر مارے گئے۔

سوال نمبر 34۔ رباط کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے یا مسلمانوں کے لشکر کی حفاظت کے لئے پہرے داری کرنے کو رباط کہتے ہیں۔ (ردالمحتار ۶/۱۹۳)

سوال نمبر 35۔ رباط کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔ رباط بہت افضل عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا حکم دیا ہے (ال عمران آیت ۲۰۰) اور جناب نبی کریم ﷺ نے اس کے بیشمار فضائل بیان فرمائے۔ جو خوش قسمت مجاہد رباط کا عمل کرتا ہے اسے اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے تمام اعمال کا ثواب ملتا رہتا ہے۔ اور "وہ آنکھ جو پہرے داری کے لئے جاگی ہو اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی"۔

(ترمذی ۱/۲۹۳)

اور ایک دن کی پہرے داری دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

(بخاری ۱/۴۰۵)

سوال نمبر 36۔ حضور ﷺ کے ایک نام کا مطلب نبی السیف ہے (الشفاء ص ۱۴۸)، اس کے کیا معنی ہیں؟

جواب۔ نبی السیف کے معنی تلوار والے نبی ہیں۔

سوال نمبر 37۔ حضور ﷺ کو نبی السیف کیوں کہتے ہیں؟

جواب۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تلوار کے ساتھ بھیجا ہے۔ (ابن ابی شیبہ عن طاوس ۶/۴۷۴ واحمد ۲/۱۴۷ بلفظ: بعثت بالسیف الخ)

چونکہ حضور ﷺ نے تلوار کے ذریعے سے سرکش کافروں کو ختم فرمایا جس کی وجہ سے لوگوں کو اسلام کے قریب آنے کا موقع ملا، اور انسانیت کو امن وسکون ملا اس لئے حضور ﷺ کا ایک نام، تلوار والے نبی ہے۔ تلوار سے مراد جہاد ہے یعنی جہاد والے نبی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جہاد کی طاقت عطا فرمائی تاکہ آپ کی دعوت کو ٹھکرایا نہ جاسکے۔

سوال نمبر 38۔ حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا میں نبی الملاحم ہوں (شرح السنۃ ۱۳/۲۱۳ وشمائل الترمذی ص ۲۵)، اس کے کیا معنی ہیں؟

جواب۔ ”نبی الملاحم کے معنی جنگوں والے نبی۔ ملحمہ گھمسان کی جنگ کو کہتے ہیں چونکہ حضور ﷺ کے زمانے میں جتنا جہاد ہوا اس سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اور یہ جہاد آپ کی امت میں قیامت تک رہے گا۔ اس لئے حضور ﷺ کو جنگوں والا نبی کہا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے خود گھمسان کے معرکے لڑے“۔ (شرح الزرقانی علی المواہب ۴/۲۲۰ و ۲۹۴)

اور آپ کے زمانے میں آپ سے زیادہ بہادر کوئی نہ تھا۔ (بخاری ۱/۳۹۵، کتاب الجہاد باب الجبن فی الحرب والشجاعۃ)

سوال نمبر 39۔ جہاد کی دوسرے دینی اعمال کے مقابلے میں کیا حیثیت اور مقام ہے؟

جواب۔ جہاد تمام دینی اعمال میں سب سے افضل عمل ہے۔ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال ان رجلا جاء الی رسول اللہ ﷺ فقال دلنی علی عمل یعدل الجہاد قال لا اجدہ (الحدیث۔ بخاری ص ۳۹۱، ج ۱)

کیونکہ جہاد میں جان اور مال کی قربانی ہوتی ہے جو کسی اور

عمل میں نہیں، اس لئے جہاد کو سب سے افضل عمل قرار دیا گیا۔ اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جہاد دیگر تمام اعمال کا محافظ ہے اس لئے اسے دوسرے تمام اعمال پر فضیلت حاصل ہے۔

سوال نمبر 40۔ جہاد میں ایک صبح یا ایک شام لگانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''جہاد میں ایک صبح یا ایک شام لگا دینا دنیا اور دنیا کے تمام مال واسباب سے افضل ہے''۔ (بخاری ۱/۳۹۲) اس حدیث کی تشریح میں علماء نے لکھا ہے کہ اگر ایک آدمی کو تمام دنیا کا مال ودولت اور اسباب دے دیئے جائیں اور وہ یہ سارا مال واسباب اللہ کی اطاعت میں خرچ کردے تب بھی اس کا اجر اس آدمی کے برابر نہیں ہوسکتا جس نے جہاد میں ایک صبح یا ایک شام لگائی۔ (مفہوم از عمدۃ القاری وفتح الباری شرح حدیث رقم ۲۷۹۲)

سوال نمبر 41۔ جہاد کب فرض عین ہوتا ہے؟

جواب۔ جب کافر مسلمانوں پر حملہ کردیں یا مسلمانوں

کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیں یا مسلمانوں کی اور کافروں کی صفیں میدان جہاد میں آمنے سامنے آجائیں یا مسلمانوں کا خلیفہ لوگوں کو جہاد کے لئے بلائے تو ان تمام صورتوں میں جہاد فرض عین ہوجاتا ہے۔ (ردالمحتار ص ۱۲۷، ج ۴، المغنی ۱۰/۳۶۱)

سوال نمبر 42۔ فرض عین کے کیا معنی ہیں؟

جواب۔ فرض عین کے معنی یہ ہیں کہ ہر مسلمان پر جہاد فرض ہوجاتا ہے، کسی کے ادا کرلینے کی وجہ سے دوسرے کے ذمے سے ساقط نہیں ہوگا۔ جب جہاد فرض عین ہوجائے تو والدین کی اجازت یا جس کا قرضہ دینا ہو اس کی اجازت ضروری نہیں رہتی اور نہ ہی غلام اور ملازم کے لئے اپنے آقا اور مالک کی اجازت ضروری ہوتی ہے۔

(فرض العين: ما وجب على كل واحد واحد من آحاد المكلفين. (کشاف اصطلاحات الفنون ۲/۱۲۶۵)

سوال نمبر 43۔ جہاد نہ کرنے کا کیا گناہ ہے؟

جواب۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، جس نے جہاد نہ کیا اور جہاد کا شوق اور ارادہ بھی اس کے دل میں نہ ہوا تو یہ آدمی منافقت کے ایک حصے پر مرے گا۔ (مسلم ۱/۱۴۱)

ایک اور حدیث میں ہے کہ جس نے جہاد نہ کیا اور نہ کسی مجاہد کو سامان دیا اور نہ کسی مجاہد کے گھر کی دیکھ بھال کی تو اللہ پاک قیامت سے پہلے پہلے اسے کسی دردناک مصیبت میں مبتلا کردے گا۔

(ابوداؤد ۱/۳۴۶ وطبرانی کبیر ۸/۱۸۰ وابن ماجہ)

سوال نمبر 44۔ جہاد میں اگر مسلمان کو زخم لگے تو اس کا کیا ثواب ہے؟

جواب۔ جہاد میں زخمی ہونے کا بہت ثواب ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جہاد میں زخمی ہونے والا قیامت کے دن آئے گا تو اس کے خون کا رنگ تو خون کا ہوگا مگر خوشبو مشک کی ہوگی۔ (بخاری ۲/۸۳۰)

سوال نمبر 45۔ اگر جہاد میں جاتے ہوئے

راستے میں انتقال ہو جائے تو اجر ملے گا یا نہیں؟

جواب۔ جو مسلمان جہاد کی نیت سے نکلے پھر اسے راستے میں موت آجائے یا وہ سواری سے گر کر انتقال کر جائے یا کسی موذی جانور کے ڈسنے سے اس کا انتقال ہو جائے ہر حال میں اس کے لئے جنت کا وعدہ ہے۔

(طبرانی فی الکبیر بلفظ مقارب ۲/۱۹۱)

سوال نمبر 46۔ جس نے جہاد میں مال خرچ کیا اس کا کیا ثواب ہے؟

جواب۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جس نے مجاہد کے لئے سامان کا انتظام کیا اس نے بھی جہاد کیا۔

(طبرانی فی الاوسط ۱/۳۲۳)

''جو آدمی اپنے گھر بیٹھے ہوئے جہاد کے لئے ایک روپیہ خرچ کرے اسے سات سو گنا اجر ملتا ہے اور جو خود جہاد میں نکل کر خرچ کرے اسے ایک کے بدلے

سات لاکھ کا اجر ملتا ہے اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے اس سے بھی زیادہ اجر عطا فرما دیتا ہے''۔

(ابن ماجہ ص ۱۹۸)

سوال نمبر 47۔ سب سے افضل جہاد کون سا ہے؟

جواب۔ حدیث شریف میں ہے: کہ سب سے افضل جہاد یہ ہے کہ مجاہد کے گھوڑے کی ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور اس کا اپنا خون بھی بہہ جائے یعنی شہید ہو جائے۔ (افضل الجهاد من عقر جواده واهريق دمه)

(المعجم الاوسط للطبرانی ۱/۳۳۷ طبع جدیدہ)

سوال نمبر 48۔ دشمن پر تیر پھینکنے یا گولی چلانے کا کیا ثواب ہے؟

جواب۔ جس نے دشمن کی طرف ایک تیر پھینکا وہ تیر دشمن کو لگا یا نہ لگا تیر پھینکنے والے کو ایک غلام آزاد کرنے کا

اجر ملتا ہے (ترمذی ۱/۲۹۳)۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت عطا فرمائیں گے۔ ایک اس کو جس نے ثواب کی نیت سے تیر بنایا، دوسرا تیر پھینکنے والے کو، اور تیسرا تیر مارنے والے کے ہاتھ میں تیر پکڑانے والے کو۔ (ابوداؤد ۱/۳۴۷)

سوال نمبر 49۔ جہاد میں کافر کو قتل کرنے کا کیا ثواب ہے؟

جواب۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کافر اور اس کا قتل کرنے والا جہنم میں جمع نہیں ہوں گے (مسلم ۱/۱۳۷) یعنی کافر تو یقیناً جہنم میں جائے گا مگر اس کا قتل کرنے والا جنت میں جائے گا۔

سوال نمبر 50۔ جہاد میں نکلتے ہوئے کیا نیت کرنی چاہیے؟

جواب۔ جہاد میں نکلتے وقت اللہ رب العزت کی رضا

اوراس کے دین کی سربلندی کی نیت کرنی چاہیے۔ اپنے آپ کو بہادر کہلانے کے لئے یا مال ودولت جمع کرنے کی نیت سے ہرگز نہیں جانا چاہیے۔ (مسلم ص ۱۴۰، ج ۲)

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیجئے (الانفال ۶۵)

تعلیم الجہاد

تحقیق، تصحیح اور نظر ثانی شدہ

جہاد کی اصطلاحات، احکامات اور دعاؤں پر مشتمل

جزء دوم

تعلیم الجہاد جزء دوم

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	شہید کی کتنی قسمیں ہیں؟	۳۳
۲	شہید کا دنیوی حکم کیا ہے؟	۳۳
۳	کیا حضور ﷺ نے شہدا کی نماز جنازہ ادا فرمائی؟ ..	۳۴
۴	اگر کوئی اپنی جان و مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے تو کیا وہ شہید ہوگا؟	۳۴
۵	مال غنیمت کی تقسیم کس طرح سے ہوگی؟	۳۵
۶	کیا جنگ کے علاوہ دیگر کاموں میں مشغول افراد کو مال غنیمت میں حصہ ملے گا؟	۳۶
۷	کیا وظیفہ یا مشاہرہ لینے والے مجاہد کو مال غنیمت میں سے حصہ ملے گا؟	۳۶
۸	کیا لشکر میں شامل چھوٹے بچے عورتیں یا ذمی کو مال غنیمت میں حصہ ملے گا؟	۳۶
۹	کیا امیر لشکر غنیمت کے حصہ کے علاوہ زائد انعام دے سکتا ہے	۳۷
۱۰	غلول کسے کہتے ہیں اور اس کا حکم کیا ہے؟	۳۸
۱۱	کافروں سے صلح کرنے کا کیا حکم ہے؟	۴۰
۱۲	کفار اگر عہد شکنی کریں تو کیا بغیر اعلان کے ان سے قتال جائز ہے؟	۴۰
۱۳	قتال کے دوران کن افراد کو قتل نہیں کرنا چاہیے ..	۴۱
۱۴	جنگ سے معذور افراد اگر کسی طرح جنگ میں شریک ہوں یا کفار کے روٴساء ہوں تو ان کا کیا حکم ہے؟ .	۴۲
۱۵	دشمن کے لڑنے والے افراد اگر گرفتار ہو جائیں تو ان کا کیا حکم ہے؟	۴۲
۱۶	جنگی قیدی کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہیے؟ ...	۴۳
۱۷	مثلہ اور اس کا کیا حکم ہے؟	۴۴
۱۸	اگر کفار مسلمانوں کو بطور ڈھال کے رکھیں تو ایسے وقت میں کیا حکم ہے؟	۴۴
۱۹	اسلام میں جماعت سازی کی کیا اہمیت ہے؟	۴۵
۲۰	کیا آپ ﷺ نے جماعت کو لازم پکڑنے کا حکم فرمایا ہے؟	۴۶
۲۱	اجتماعی امور کے ذمہ دار کے ساتھ کیسا معاملہ کرنا چاہیے؟	۴۶
۲۲	جزیہ کسے کہتے ہیں؟	۴۸
۲۳	جزیہ دیکر مسلمانوں کے زیر تسلط رہنے والوں کو کیا کہا جاتا ہے؟	۴۹
۲۴	کیا سب دنیا سے جزیہ لیا جائے گا؟	۴۹
۲۵	ذمی اگر مسلمان ہو جائے تو کیا پھر بھی جزیہ برقرار رہے گا؟	۵۰
۲۶	اگر کافر اسلامی دعوت قبول نہ کریں اور نہ جزیہ دیں تو کیا کیا جائے گا؟	۵۰
۲۷	میدان جنگ میں قرآن مجید ساتھ لے جانا کیسا ہے؟ .	۵۱
۲۸	مرتد کسے کہتے ہیں؟	۵۲
۲۹	مرتد کا کیا حکم ہے؟	۵۲
۳۰	کیا دوران جہاد دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں؟	۵۲
۳۱	دشمن کے علاقے میں داخل ہوتے وقت مسنون دعاء کیا ہے؟	۵۳
۳۲	دشمن سے مقابلہ کی تیاری کے وقت امیر جہاد کیلئے کونسی دعاء پڑھنا مسنون ہے؟	۵۴
۳۳	دشمن پر حملے کے وقت کونسی دعاء پڑھنا مسنون ہے؟ ..	۵۵
۳۴	اگر دشمن اہل اسلام کا محاصرہ کر لے تو کونسی دعا پڑھنا چاہیے؟	۵۶
۳۵	دشمن کی طرف سے اچانک حملہ کا خطرہ ہو تو کونسی دعاء مسنون ہے؟	۵۶
۳۶	اگر زخمی ہو جائیں تو کونسی دعاء مسنون ہے؟	۵۷
۳۷	سفر جہاد سے واپسی پر کونسی دعاء مسنون ہے؟ ...	۵۷
۳۸	جہاد سے واپسی پر اپنے شہر کے قریب کونسی دعاء مسنون ہے؟	۵۸
۳۹	اگر غیر مسلم اسلام قبول کریں تو انہیں پہلے کونسی دعاء سکھائی چاہیے؟	۵۹
۴۰	آپ ﷺ نے آخری لشکر کہاں روانہ فرمایا اور اسکا سالار کون تھا؟	۶۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال نمبر 1۔ شہید کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب۔ شہید کی دو قسمیں ہیں ''شہید حقیقی'' اور ''شہید حکمی''۔ حقیقی شہید وہ خوش قسمت مسلمان ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسلام کی سربلندی کی خاطر بالارادہ میدان جہاد میں اپنی جان قربان کرتا ہے۔ جبکہ شہید حکمی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک شہید باعتبار حکم اخروی اور دوسرا شہید باعتبار حکم دنیوی۔ (مختصر القدوری ص ۳۸)

سوال نمبر 2۔ شہید کا دنیوی حکم کیا ہے؟

جواب۔ شہید کا دنیوی حکم یہ ہے کہ اسے غسل نہیں دیا جائے گا بلکہ اس کے خون آلود کپڑوں سمیت نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔ ہاں اگر وہ بوقت شہادت جنابت کی حالت میں ہو یا وہ چھوٹا بچہ ہو یا زخمی ہونے

کے بعد اس نے کچھ کھایا پیا ہو یا دوا لی ہو یا اس نے کوئی وصیت کی ہو یا اس کے ہوش وحواس کی حالت میں ایک نماز کا وقت گزر گیا ہو یا اسے میدان جنگ سے زندہ منتقل کر دیا گیا ہو تو ان تمام صورتوں میں اسے غسل دیا جائے گا۔ (مختصر القدوری ص ۳۸)

سوال نمبر 3۔ کیا حضور اکرم حضرت محمد ﷺ نے شہداء کرام کی نماز جنازہ ادا فرمائی ہے؟

جواب۔ جی ہاں! حضور ﷺ نے شہداء کرام کی نماز جنازہ ادا فرمائی ہے۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے شہداء احد کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔ (بخاری ۱/۱۷۹)

سوال نمبر 4۔ اگر کوئی انسان اپنی جان ومال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے تو کیا وہ شہید ہوگا؟

جواب۔ جی ہاں! ایسا شخص بھی شہید ہوگا۔ حضور اکرم

ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص اپنا مال بچاتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے، اور جو شخص اپنی جان بچاتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ بھی شہید ہے، اور جو شخص اپنے اہل وعیال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ (ترمذی ۱/۲۶۱) اور ایک روایت میں ہے ”جو شخص کسی ظالم سے اپنا حق واپس لینے کے سلسلے میں مارا جائے وہ شہید ہے“۔ (نسائی ۲/۱۷۲)

جبکہ اسلام کی عظمت اور مسلمانوں کے تحفظ اور اپنے دین کی حفاظت کے لئے جان دینے والے کے تو کیا کہنے، اس کی جان تو اس قدر قیمتی بن گئی کہ ”اللہ تعالی اس کا خریدار ہے“۔ (سورۃ التوبۃ آیت ۱۱۱)

سوال نمبر 5۔ مال غنیمت کی تقسیم کس طرح سے ہوگی؟

جواب۔ مال غنیمت کو جمع کرکے اس کے پانچ حصے کئے جائیں گے۔ ایک حصہ بیت المال کے لئے ہوگا۔ (اس

حصے کو خمس کہتے ہیں، جو حکومت یا مرکز کی مرضی سے یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور اسی طرح کے دیگر مصارف پر خرچ کیا جائے گا'') اور باقی چار حصے مجاہدین میں تقسیم کردیئے جائیں گے۔ (شامیہ ٦/٢٣٧)

سوال نمبر 6۔ اسلامی لشکر کے وہ افراد جو جنگ کے علاوہ دیگر کاموں پر مامور ہوتے ہیں مثلاً کھانا پکانے یا جانوروں کی دیکھ بھال وغیرہ پر یا وہ لڑائی کے آخر میں بطور کمک کے لشکر سے آملے ہوں کیا انہیں غنیمت میں سے حصہ ملے گا؟

جواب۔ جی ہاں! ان تمام افراد کو غنیمت میں سے حصہ دیا جائے گا کیونکہ یہ سب اس پاک مال کے حق دار ہیں۔

(حاشیہ مختصر القدوری ص ٢٣٦ بحوالہ الجوہرۃ النیرۃ)

سوال نمبر 7۔ اگر اسلامی لشکر کے مجاہدین کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ یا مشاہرہ ملتا ہو تو کیا پھر بھی انہیں غنیمت میں سے حصہ ملے گا؟

جواب۔ جی ہاں! انہیں غنیمت میں سے حصہ ملے گا۔

سوال نمبر 8۔ اگر اسلامی لشکر میں کچھ چھوٹے بچے، عورتیں یا ذمی (ذمی کا ذکر آگے آرہا ہے) شامل ہوں تو کیا ان کو مال غنیمت میں سے حصہ ملے گا؟

جواب۔ چھوٹے بچوں، عورتوں اور ذمی کو باقاعدہ حصہ تو نہیں ملے گا۔ البتہ انہیں ''رضخ''، یعنی کچھ عطیہ دیا جائے گا۔ (شامیہ ٦/٢٣٥ طبعہ جدیدہ دار المعرفۃ)

سوال نمبر 9۔ کیا امیر جہاد یا لشکر کے کمانڈر کو اس کی اجازت ہے کہ وہ کسی کارنامے پر مخصوص انعام کا اعلان کرے یا کسی مجاہد کو اس کی عمدہ کارکردگی یا مثالی کارناموں پر غنیمت کے حصے کے علاوہ زائد انعام دے؟

جواب۔ جی ہاں! امیر لشکر کو اس کی مکمل اجازت ہے کہ وہ ترغیب وتحریض کے لئے بعض کارناموں پر مخصوص

انعامات کا اعلان کرے جیسا کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک معرکہ میں یہ اعلان فرمایا کہ ”جو شخص کسی کافر کو قتل کرے گا اس کا تمام سامان قتل کرنے والے کو ملے گا“ (بخاری ۲/ ۶۱۸ وابوداؤد ۲/ ۱۶)

اسی طرح حضور اکرم ﷺ بعض صحابہ کرام کو جنگ کے بعد مخصوص انعامات سے بھی نوازا کرتے تھے۔ جو مال غنیمت کے علاوہ ہوتے تھے۔ مال غنیمت سے زائد ان انعامات کو ”نفل“ کہا جاتا ہے۔ (شامیہ ۶/ ۲۴۲)

سوال نمبر 10۔ غلول کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ غلول مال غنیمت میں خیانت کو کہتے ہیں۔ اسلام میں اس کی سخت ممانعت ہے، اور یہ بہت بڑا جرم اور گناہ ہے۔ (مفہوم روایت بخاری ۱/ ۴۳۲)

حضور اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور مال غنیمت میں تھوڑی سی خیانت پر جہنم کی وعید سنائی

ہے۔ (ابن ماجہ ص ۲۰۴) اور اسی گناہ کی وجہ سے آپ ﷺ نے ایک شخص کے جنازے میں شرکت نہیں فرمائی۔

(ابوداؤد ۲/ ۱۴، نسائی ۱/ ۲۷۸ وابن ماجہ ص ۲۰۴)

اس لئے ضروری ہے کہ مال غنیمت کو ایک جگہ جمع کیا جائے اور پھر امیر صاحب اسے مجاہدین میں شریعت کے مطابق تقسیم کریں اور کوئی مجاہد تقسیم سے پہلے ایک سوئی یا جوتے کا تسمہ تک اپنے پاس نہ رکھے تاکہ عمل جہاد اکارت نہ ہو۔ یہی حکم مجاہدین کے اجتماعی اموال کا بھی ہے کہ اس میں بھی کسی طرح کی خیانت جائز نہیں۔ [البتہ معرکے (لڑائی) کے دوران کھانے پینے کی اشیاء، جانوروں کا چارہ، جلانے کی لکڑی اور اسلحہ یا استعمال کے لئے بقدر ضرورت تیل وغیرہ تقسیم سے پہلے استعمال کرنے کی اجازت ہے اور ان اشیاء کے استعمال میں کوئی حرج وقباحت نہیں ہاں ان چیزوں میں سے بھی جو استعمال کے بعد بچ جائے اسے غنیمت میں شامل کرلیا جائے (شامیہ

۶/۲۲۹)]۔

سوال نمبر 11۔ کافروں سے صلح کرنے کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ اگر مصالحت کرنا مسلمانوں کے حق میں بہتر ہوتو کافروں سے صلح کرلینا جائز ہے اگرچہ صلح مال پر ہی ہو۔لیکن اگر صلح کرنا مسلمانوں کے حق میں بہتر نہ ہوتو صلح کرنا جائز نہیں ہے۔

(فتح القدیر۵/۲۰۴واحکام القرآن لابن العربی۲/۴۲۷)

سوال نمبر 12۔ کفار کے حکمران اگر صلح کرنے کے بعد خیانت یعنی عہد شکنی کریں تو کیا صلح توڑنے کا اعلان کئے بغیر ان سے قتال جائز ہے؟

جواب۔ جی ہاں! اگر کفار کے حکمران صلح کرنے کے بعد عہد شکنی کریں اور شرائط صلح کی پاسداری نہ کریں تو صلح توڑنے کا اعلان کئے بغیر ان سے لڑنا جائز ہے۔ کیونکہ وہ

اپنے عمل سے صلح توڑ چکے ہیں۔ اور جب صلح ٹوٹ چکی ہے تو اعلان کی کیا ضرورت ہے؟ جیسا کہ حضورﷺ نے مشرکین مکہ کی عہد شکنی اور خیانت کے بعد مکہ پر لشکر کشی فرمائی، ”کیونکہ مشرکین مکہ معاہدہ صلح کی خلاف ورزی کر کے خود معاہدہ صلح توڑ چکے تھے“۔

(سیرت ابن ھشام۴/۴۲)

سوال نمبر 13۔ قتال کے دوران کن افراد کو قتل نہیں کرنا چاہیئے؟

جواب۔ قتال کے دوران ایسے افراد کو قتل نہیں کرنا چاہئے جن کا جنگ اور لڑائی سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں ہوتا۔ حضور اکرمﷺ نے عورتوں، بچوں، ناکارہ بوڑھوں کے قتل سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری ۱/۴۲۳) اسی طرح محتاج، نابینا اور پاگل افراد کا قتل بھی منع ہے، اسی طرح ان گوشہ نشینوں کو بھی نہیں مارنا چاہئے جو لوگوں سے بالکل الگ تھلگ رہتے ہیں۔ (تلخیص الحبیر ۴/۱۰۳)

دیکھئے اسلامی قوانین میں انسانی حقوق کا کس قدر لحاظ رکھا گیا ہے اور مسلمانوں کو اپنے دشمنوں کے قتل عام کی اجازت نہیں دی گئی۔ جبکہ دوسری اقوام اپنے دشمنوں کو بلا امتیاز تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ اور ان کے ہاتھوں نہ معصوم بچے محفوظ رہتے ہیں نہ گھر بیٹھی عورتیں۔ مگر مسلمان اندھا دھند قتل عام نہیں کرتے۔

سوال نمبر 14۔ اگر عورتیں، بوڑھے، بچے یا جسمانی طور پر معذور افراد کسی نہ کسی طرح لڑائی میں ملوث ہوں، مثلاً مشورے دیتے ہوں یا جاسوسی کرتے ہوں یا کفار کے رؤسا اور سرداروں میں سے ہوں تو پھر ان کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ تب تو ان کا قتل بالکل جائز ہے یعنی دوران قتال ان کو بھی قتل کیا جا سکتا ہے۔ (فتح القدیر ص ۲۰۳ ج ۵)

سوال نمبر 15۔ دشمن کے جو "لڑاکو" مسلمانوں

کے ہاتھوں گرفتار ہو جائیں ان کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ ان کو آزاد کر کے ذمی بنا لینا یا غلام بنا کر رکھ لینا یا قتل کر دینا یا ان کے بدلے اپنے مسلمان قیدیوں کو کفار کے چنگل سے رہا کرا لینا یہ سب جائز ہے۔

(تفسیر کبیر رازی ۱۰/ ۳۸)

سوال نمبر 16۔ جنگی قیدی کے ساتھ کس طرح کا سلوک کرنا چاہیے؟

جواب۔ جنگی قیدی کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ مسلمانوں کے ہاتھوں غزوہ بدر میں گرفتار ہونے والے ایک قیدی ابوعزیز کہتے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں، میں مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوا تھا، نبی ﷺ نے قیدیوں کے ساتھ بہتر سلوک کی ہدایت فرمائی۔ میں انصار کے کچھ لوگوں کے یہاں تھا تو ان لوگوں کا حال یہ تھا کہ دوپہر اور شام کا کھانا جب لاتے تو خود کھجور کھا لیتے اور مجھے روٹی کھلاتے، کیونکہ ان کو نبی ﷺ نے قیدیوں سے

اچھے برتاؤ کی وصیت کی تھی۔ (معجم کبیر ۲۲/۳۹۳)

سوال نمبر 17۔ مُثلہ کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ لاشوں کی شکل بگاڑنے یعنی ان کے ناک، کان کاٹنے کو مثلہ کہتے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ نے مثلہ سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری ۱/۳۳۶، ۲/۸۲۹)

سوال نمبر 18۔ اگر کفار مسلمانوں پر حملہ آور ہوں اور اپنے آگے کچھ مسلمانوں کو بطور ڈھال کے رکھیں تو ایسے وقت میں کیا حکم ہے، کیا کفار کے لشکر پر فائرنگ اور تیراندازی کرنا جائز ہے؟

جواب۔ اہل اسلام کو چاہئے کہ ایسی حالت میں بھی دشمنوں کے حملے کا بھرپور جواب دیں۔ مگر تیراندازی اور فائرنگ کے وقت کفار کی نیت کریں، اور ڈھال بنے مظلوم مسلمانوں کو شہادت سے بچانے کے لئے اپنے

ہاتھ نہ روکے رکھیں۔ اسی طرح اگر مسلمان خود کسی علاقے پر حملہ آور ہوں اور وہاں کے کفار کچھ مسلمانوں کو بطور ڈھال کے آگے رکھیں تو بھی یہی حکم ہے۔

(فتح القدیر ۵/۱۹۸، طبعہ جدیدہ)

سوال نمبر 19۔ اسلام میں جماعت سازی کی کیا اہمیت ہے؟

جواب۔ اسلام اکثر دینی اور دنیاوی معاملات میں اجتماعیت پر بہت زور دیتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جب تین آدمی سفر پر نکلیں تو انہیں چاہئے کہ وہ اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔

(ابوداؤد ۱/۳۵۸)

ایک دوسری روایت میں حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو شخص چاہتا ہے کہ جنت کے وسط (اعلیٰ درجے) میں اپنا گھر بنائے تو اسے چاہئے کہ جماعت کو لازم پکڑے کیونکہ شیطان ایک آدمی کے ساتھ ہوتا ہے اور دو

سے وہ دور رہتا ہے۔ (مستدرک حاکم ۱/۱۱۵) الطبعۃ القدیمۃ

سوال نمبر 20۔ کیا حضور ﷺ نے جماعت یعنی اجتماعیت کو لازم پکڑنے کا امر فرمایا ہے؟

جواب۔ جی ہاں! حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ میں تمہیں ان پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں جن کا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے (۱) جماعت کا (۲) احکامات کو اچھی طرح سننے کا (۳) اطاعت کا (۴) ہجرت کا (۵) جہاد فی سبیل اللہ کا۔ (مسند احمد ۵/۱۱۵) اس حدیث شریف میں باقاعدہ امر یعنی حکم کا لفظ موجود ہے۔

سوال نمبر 21۔ اپنے اجتماعی امور کے ذمے داروں کے ساتھ کیسا معاملہ کرنا چاہئے؟

جواب۔ اپنے اجتماعی امور کے ذمہ داروں کی ہمیشہ اطاعت کرنی چاہئے جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم نہ کریں۔ (السمع والطاعة على المرء المسلم فيما أحب وكره مالم يومر بمعصية وإذا أمر بمعصية فلا سمع

ولا طاعة (بخاری ۲/۱۰۵۷ و مسلم نحوہ ۲/۱۲۵) وفی روایة المسلم: لاطاعة فی معصیة الله انما الطاعة فی المعروف (مسلم ۲/۱۲۵)

''ہاں جب وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا حکم دیں تو پھر ''خالق کو ناراض کر کے مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے'' (ابن ابی شیبہ ۶/۵۴۹) لیکن جب تک ذمے دار حضرات شریعت کے خلاف حکم نہ دیں ان کی اطاعت لازم ہے، کیونکہ اس کے بغیر نہ اجتماعیت ہے اور نہ برکت۔ اسی طرح اپنے ذمہ داروں کے ساتھ خیر خواہی کا معاملہ کرنا چاہئے۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے کسی مسلمان کے دل میں خیانت یا حسد و کینہ پیدا نہیں ہوتا۔ ایک یہ کہ ہر عمل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرے دوسری یہ کہ اپنے (اجتماعی امور کے) ذمے داروں کے ساتھ خیر خواہی والا معاملہ کرے۔ تیسری چیز یہ ہے کہ جماعت سے چمٹا

رہے. جماعت کے افراد کی دعائیں اس کی حفاظت کریں گی"۔ (المعجم الاوسط للطبرانی ۵/۳۶۳، وابن ماجہ ۱/۱۵۱ دار المعرفۃ۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۳۲)

سوال نمبر 22۔ جزیہ کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ مسلمانوں کو حکم ہے کہ جب وہ کسی ایسی قوم کے پاس جائیں جس کو دعوتِ اسلام نہ پہنچی ہو تو سب سے پہلے انہیں اسلام کی دعوت دیں اگر وہ قبول کرلیں تو وہ ہمارے بھائی ہیں (اور اسلام انہیں پچھلے تمام گناہوں اور خطاؤں سے پاک کردے گا، اب انہیں وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے جو پہلے والے مسلمانوں کو حاصل ہیں، اسلام میں نئے اور پرانے مسلمانوں میں کوئی فرق وامتیاز نہیں ہے۔ اسلام دشمنوں کا یہ پروپیگنڈہ غلط ہے کہ اسلام میں نئے مسلمان ہونے والوں کو دوسرے درجے کا مسلمان سمجھا جاتا ہے) لیکن اگر وہ اسلام کی دعوت قبول نہ کریں تو انہیں یہ موقع دیا جائے گا کہ ان کے کارآمد

افراد حکومت کو سالانہ کچھ رقم دیا کریں، اور مسلمانوں کے زیرِ حکومت اور زیرِ ذمہ رہیں تب ان کی جان، مال، آبرو کی حفاظت کا ذمہ مسلمانوں پر ہوگا۔ یہ لوگ جو مخصوص ٹیکس اسلامی حکومت کو دیں گے وہ جزیہ کہلاتا ہے۔

(البحر الرائق ص ۱۱۰ ج ۵)

سوال نمبر 23۔ جو جزیہ دے کر مسلمانوں کے زیرِ حکومت رہتے ہیں ایسے غیر مسلموں کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب۔ ایسے غیر مسلموں کو ذمی کہا جاتا ہے۔ اور مسلمانوں کو ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ہے اور ان پر کسی طرح کی ظلم وزیادتی کی قطعاً اجازت نہیں، البتہ ان میں اور مسلمانوں میں تمیز کے لئے اسلامی حکومت کچھ مخصوص قوانین مقرر کرے گی۔ (البحر الرائق ص ۱۱۰ ج ۵)

سوال نمبر 24۔ کیا سارے ذمیوں سے جزیہ لیا جائے گا؟

جواب۔ جی نہیں! بچوں، عورتوں، غلاموں، اپاہجوں، اندھوں، نہ کما سکنے والے فقیروں اور سب سے الگ تھلگ رہنے والے گوشہ نشینوں سے جزیہ نہیں لیا جائے گا۔ (فتح القدیر ۵/۱۹۳۔۱۹۵ و شامیہ ۶/۳۰۹)

سوال نمبر 25۔ اگر ذمی مسلمان ہو جائے تو کیا اس پر جزیہ برقرار رہے گا؟

جواب۔ ہرگز نہیں بلکہ مسلمان ہوتے ہی اس پر سے جزیہ ہٹا لیا جائے گا۔

سوال نمبر 26۔ اگر کفار نہ تو اسلامی دعوت قبول کریں اور نہ جزیہ دینا منظور کریں تو پھر کیا کیا جائے گا؟

جواب۔ ایسے کفار سے قتال کیا جائے گا۔ یہی اسلام کا حکم ہے اور یہی صحابہ کرامؓ کا طریقہ تھا کہ سب سے پہلے مدمقابل کفار پر اسلام پیش کرتے تھے پھر انہیں جزیہ کا موقع دیتے تھے اور جو ان دونوں کو مسترد کر دیتے ان

سے قتال کرتے تھے۔ (فتح القدیر ۵/۱۹۷)

البتہ اگر کفار مسلمانوں پر حملہ آور ہوں اور مسلمان دفاعی حیثیت میں ہوں تو پھر دعوت دینے اور جزیے کا موقع دینے کی جگہ نہیں بلکہ قتال ہی کیا جائے گا، کیونکہ ایسے وقت میں قتال میں سستی یا تاخیر اہل اسلام کے لئے خطرناک ہے۔ اسی طرح اگر مسلمان کسی ایسی قوم پر حملہ آور ہوں جن تک پہلے ہی اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو تو اس قوم کو قتال سے پہلے اسلام کی دعوت دینا مستحب ہے، ضروری نہیں۔ (لمزید التفصیل راجع الی الترمذی ۱/۲۸۲)

سوال نمبر 27۔ میدان جنگ میں اپنے ساتھ قرآن مجید لے کر جانا کیسا ہے؟

جواب۔ اگر قرآن مجید کی بے حرمتی کا خطرہ ہو تو میدان جنگ میں قرآن مجید اپنے ساتھ نہیں لے جانا چاہئے کیونکہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (ابوداؤد ۱/۳۵۸)

سوال نمبر 28۔ مرتد کسے کہتے ہیں؟

جواب۔ وہ مسلمان جو (نعوذ باللہ) دین اسلام سے پھر جائے اسے مرتد کہتے ہیں۔ (شامیہ ۶/۳۴۲)

سوال نمبر 29۔ مرتد کا کیا حکم ہے؟

جواب۔ جو شخص مرتد ہو جائے اس پر اسلام پیش کیا جائے گا اور اس کے بارے میں اس کے شبہات کو دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ پھر اگر وہ مہلت طلب کرے تو اسلامی حکومت اسے تین دن تک قید میں رکھے گی۔ پھر اگر وہ اسلام قبول کرلے تو بہت اچھا ورنہ اسے قتل کر دیا جائے گا۔ (فتح القدیر ص ۳۰۸ ج ۵) حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جو دین سے پھر جائے اسے قتل کردو۔ (بخاری ۲/۱۰۲۳)

سوال نمبر 30۔ کیا دوران جہاد مجاہدین کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں؟

جواب۔ جی ہاں! بلاشبہ دوران جہاد مجاہدین کی دعاؤں میں بڑی تاثیر ہوتی ہے۔ حضرت سہل بن سعدؓ فرماتے

ہیں کہ دو وقت ایسے ہوتے ہیں جن میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان اوقات میں بہت ہی کم دعائیں ایسی ہوتی ہیں جو قبول نہ ہوں۔ ایک وہ وقت جب جہاد کی پکار پر لوگ حاضر ہوں اور دوسرا وہ وقت جب اللہ کی راہ (جہاد) میں صف بندی ہو۔ (الادب المفرد بخاری ص ۱۸۴)

بعض روایات میں تو یہاں تک آیا ہے کہ دوران جہاد مجاہدین کی دعائیں انبیاء علیہم السلام کی دعاؤں کی طرح قبول ہوتی ہیں۔ (کنز العمال ص ۱۳۵ ج ۴)

سوال نمبر 31۔ دشمن کے علاقے میں داخل ہوتے وقت کی مسنون دعا کیا ہے یعنی جب مجاہدین کرام جہاد کی خاطر دشمن کے علاقے میں داخل ہوں تو ان کو کون سی دعا پڑھنی چاہیئے؟

جواب۔ جب مسلمانوں کا لشکر دشمنوں کے شہر یا بستی

کے قریب پہنچے تو مجاہدین (یا ان کے امیر کو) کہنا چاہئے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ ......

ترجمہ۔ اللہ سب سے بڑا ہے، خدا کرے تباہ ہو جائے......

نقطوں کی جگہ شہر کا نام لیں۔ پھر تین مرتبہ یہ پڑھیں۔

اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.

(بخاری ۱/۴۱۴)

ترجمہ۔ بے شک ہم جب کسی (دشمن) قوم کے میدان میں اتریں تو ڈرائے گئے لوگوں کی صبح بری ہو۔

سوال نمبر 32۔ جب مجاہدین دشمن سے مقابلے کے لئے تیار ہو جائیں تو مجاہدین اور امیر جہاد کے لئے کون سی دعا پڑھنا مسنون ہے؟

جواب۔ جب مجاہدین دشمن سے مقابلے کے لئے تیار

ہو جائیں تو امیر لشکر کو چاہئے کہ مجاہدین کو خطبہ دے جس میں انہیں ثابت قدمی کے ساتھ لڑنے کی دعوت دے اور جہاد کے آداب سمجھائے پھر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِیَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ.

(بخاری ۱/۴۱۶ و مسلم)

ترجمہ: اے اللہ! کتاب اتارنے والے، بادلوں کو چلانے والے، اور لشکروں کو شکست دینے والے، ان دشمنوں کو شکست دے دے۔ اوران کے مقابلہ پر ہماری مدد فرما۔

سوال نمبر 33۔ دشمن کے ساتھ مقابلے اور حملے کے وقت کون سی دعا پڑھنا مسنون ہے؟

جواب۔ یہ پڑھنا مسنون ہے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِيْرِیْ بِكَ اَحُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ. (ابوداؤد ۱/۳۶۰)

ترجمہ: اے اللہ آپ میرے معاون ومددگار ہیں، میں آپ کی مدد سے تدبیر کرتا ہوں اور آپ کی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور آپ کی مدد سے جنگ کرتا ہوں۔

سوال نمبر 34۔ اگر دشمن اہل اسلام کا محاصرہ کرلیں تو کون سی دعا پڑھنی چاہئے؟

جواب۔ اگر دشمن مسلمانوں کا محاصرہ کرلیں تو یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا.

(مسند احمد ۳/۳۶۹ طبعہ جدیدہ)

ترجمہ: اے اللہ! تو ہماری کمزوریوں کو چھپالے اور ہمارے ڈراور خوف کو امن سے بدل دے۔

سوال نمبر 35۔ اگر دشمن کی طرف سے ناگہانی حملے کا خطرہ ہو تو کون سی مسنون دعا پڑھنی چاہئے؟

جواب۔ اگر دشمن کے اچانک حملے وغیرہ کا ڈر ہو تو یہ دعا

پڑھنی چاہئے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ. (ابوداؤد ۱/۲۲۳)

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ کو ان دشمنوں کے مقابلے میں پیش کرتے ہیں اور ان کے شرور سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

سوال نمبر 36۔ اگر زخمی ہو جائے تو کون سی دعا پڑھنا مسنون ہے؟

جواب۔ اگر زخمی ہو جائے تو بسم اللہ پڑھنا چاہئے۔

(حصن حصین ص۱۹۲)

سوال نمبر 37۔ سفر جہاد سے واپسی پر کون سی دعا پڑھنا مسنون ہے؟

جواب۔ سفر جہاد سے واپسی پر جب مجاہد کسی بلند مقام پر پہنچے تو تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اس کے بعد یہ دعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اٰئِبُوْنَ

تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ۔

(بخاری ۱/۲۴۲)

ترجمہ : اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اسی کے لئے ہے تمام ملک اور اسی کی ہے سب تعریف۔ اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ ہم (سفر جہاد سے) واپس آئے ہیں۔ ہم توبہ کرنے والے ہیں۔ اپنے رب کی عبادت کرنے والے ہیں۔ اسی کو سجدہ کرنے والے ہیں۔ اسی کی راہ میں سفر کرنے والے ہیں۔ اپنے پروردگار کی حمد کرنے والے ہیں۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دیا اور اپنے بندہ کی مدد فرمائی اور اس نے تنہا دشمنوں کی فوجوں کو شکست دی۔

سوال نمبر 38۔ جب جہاد سے واپسی پر مجاہدین اپنے شہر کے قریب پہنچیں تو کون سی دعا پڑھنا مسنون ہے؟

جواب۔ جب مجاہدین اپنے شہر کے قریب پہنچیں تو شہر میں داخل ہونے تک برابر یہ کلمات پڑھتے رہیں۔

اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ۔

(بخاری ۱/۴۴۳)

ترجمہ: ہم سفر جہاد سے لوٹنے والے ہیں، اپنی کوتاہیوں سے توبہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی عبادت اور اس کی حمد وثنا کرنے والے ہیں۔

سوال نمبر 39۔ سفر جہاد میں جو غیر مسلم اسلام قبول کریں انہیں پہلے کون سی دعا سکھلانی چاہیے؟

جواب۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

(مسلم ۲/۳۴۵)

ترجمہ: اے اللہ تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے ہدایت دے اور مجھے روزی عطا فرما۔

سوال نمبر 40۔ حضور اکرم حضرت محمد ﷺ نے اپنی مبارک زندگی میں سب سے آخری لشکر کہاں روانہ فرمایا اور اس کا سالار کس کو مقرر کیا؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ نے اپنے انتقال سے چند روز قبل بستر علالت پر سے ہی شام وفلسطین کی سرحدوں کی خبریں سن کر ''جنگ روم'' کی تیاری کا حکم دیا۔ کیونکہ یمامہ اور یمن کے فتنوں اور عرب کے عیسائیوں کی سازشوں نے رومیوں کو پھر ملک عرب کی طرف متوجہ کر دیا تھا۔ آپ ﷺ نے اس لشکر کا سپہ سالار جواں سال جلیل القدر صحابی اور کمانڈر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ (نور الیقین ص ۲٦۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ

فَقَاتِلُوْٓا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطٰنِ

اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطٰنِ کَانَ ضَعِیْفًا ○

جو لوگ ایمان دار ہیں وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں، اور جو لوگ کافر ہیں وہ شیطان کی راہ میں لڑتے ہیں، تو تم شیطان کے ساتھیوں سے جہاد کرو، واقع میں شیطانی تدبیر لچر ہوتی ہے۔ (۴ــــ۷۶)

فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم

اے نبی (ﷺ) مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دیجیے (الانفال ٦٥)

تعلیم الجہاد

تحقیق، تصحیح اور نظر ثانی شدہ

۴۱ جہادی احادیث مبارکہ پر مشتمل

جزء سوم

تعلیم الجہاد جزءسوم

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	پیش لفظ	۶۵
۲	کیا حدیث سے بھی جہاد کی فرضیت ثابت ہے؟	۶۹
۳	کیا جہاد کا تمام اعمال سے افضل ہونا حدیث سے ثابت ہے	۷۰
۴	کیا آپ ﷺ نے جہاد کے جاری رہنے کی بشارت دی ہے؟	۷۲
۵	مسلمانوں کو کن کن چیزوں سے جہاد کرنا چاہیے؟	۷۲
۶	کیا جہاد چھوڑنے سے عمومی عذاب آتا ہے؟	۷۳
۷	جہاد میں جو مٹی لگتی ہے اس کی کیا فضیلت ہے؟	۷۴
۸	قوم یا مال کیلئے لڑنا کیا جہاد ہے؟	۷۵
۹	شرعی عذر کی وجہ سے جہاد میں نہ جانے والے کیلئے کیا اجر ہے؟	۷۶
۱۰	جو جہاد سے دور رہا، اللہ کے ہاں کس طرح حاضر ہوگا؟	۷۷
۱۱	میدان جہاد میں ایک صبح یا شام کی کیا فضیلت ہے؟	۷۸
۱۲	تھوڑی دیر جہاد میں حصہ لینے والا فضیلت کا مستحق ہوگا؟	۷۹
۱۳	مسلمان کو میدان جہاد میں کیا ملتا ہے؟	۸۰
۱۴	مسلمان کو کس قسم کی سیاحت کرنی چاہیے؟	۸۱
۱۵	جہاد کیلئے گھوڑا پالنے کا کیا اجر ہے؟	۸۲
۱۶	جہاد میں ایک تیر چلانے کا کیا اجر ہے؟	۸۶
۱۷	جو شخص تیر اندازی سیکھ کر بھلا دے وہ کیسا ہے؟	۸۷
۱۸	کیا شہید کو بوقت شہادت تکلیف ہوتی ہے؟	۸۷
۱۹	میدان جہاد میں خوف طاری ہو جائے تو گناہ ہوتا ہے؟	۸۸
۲۰	کیا دشمن کو خوف زدہ کرنے پر بھی اجر ہے؟	۹۰
۲۱	جہاد کے دوران روزہ رکھنے کی کیا فضیلت ہے؟	۹۱
۲۲	کیا خلیفہ یا امیر کے حکم پر جہاد میں جانا ضروری ہوتا ہے؟	۹۲
۲۳	کیا جہاد کے دنیاوی فوائد بھی ہیں	۹۳
۲۴	صدقات میں سب سے افضل صدقہ کیا ہے؟	۹۳
۲۵	صرف مال غنیمت کیلئے لڑنے والے کو جہاد کا اجر ملتا ہے؟	۹۴
۲۶	کیا امت محمدیہ ﷺ رہبانیت اختیار کر سکتی ہے؟	۹۵
۲۷	دشمن کے سامنے اسلحہ اٹھانے والا اور گھر میں عبادت کرنے والا، کیا برابر ہیں؟	۹۷
۲۸	جہاد میں مال خرچ کرنے کی فضیلت؟	۹۸
۲۹	کیا اللہ تعالیٰ مجاہد کی ضرور مدد کرتے ہیں؟	۱۰۰
۳۰	کیا یہودیوں کے ساتھ فیصلہ کن لڑائی کا ذکر ہے؟	۱۰۱
۳۱	کیا مجاہد کے اہل خانہ کی دیکھ بھال پر اجر ہے؟	۱۰۲
۳۲	کیا حدیث میں ہندوستان کے جہاد کا ذکر ہے؟	۱۰۳
۳۳	کفار کے خلاف قوت بنانے سے کیا مراد ہے؟	۱۰۴
۳۴	کیا جہاد چھوڑنے سے معاشی نقصان بھی ہوتا ہے؟	۱۰۵
۳۵	کیا تیر اندازی اور فائرنگ کھیل کود میں نہیں آتا؟	۱۰۶
۳۶	کیا مجاہد کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟	۱۰۷
۳۷	ضمیمہ، جہاد اور قرآن	۱۱۱
۳۸	جہاد کا بیان عام طور پر قرآن مجید میں کہاں ملتا ہے؟	۱۱۳
۳۹	جہاد کا بیان مدنی سورتوں میں ہی عام طور پر کیوں؟	۱۱۳
۴۰	مدنی سورتوں میں جہاد کی کتنی آیات ہیں؟	۱۱۴
۴۱	مدنی سورتوں میں جہاد کا ذکر کن کن الفاظ میں ہوا ہے؟	۱۱۴
۴۲	چارسوسولہ (۴۱۶) آیات میں جہاد کے کن پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے؟	۱۱۴
۴۳	کیا ان چارسوسولہ آیات میں انفرادی طور پر بھی جہاد کا تذکرہ ہے؟	۱۱۶
۴۴	قرآن مجید میں دین کی خاطر تکلیف برداشت کرنے اور دلائل کے ذریعہ کفر کا مقابلہ کرنے کے معنی میں جہاد کا لفظ کتنی جگہ استعمال ہوا ہے؟	۱۲۳
۴۵	جہاد سے متعلق آیات پڑھ کر کیا کرنا چاہیے	۱۲۵
۴۶	جو جہاد میں شامل ہوں ان کو یہ آیات پڑھ کر کیا کرنا چاہیے	۱۲۹
۴۷	مختصر فہرست آیات جہاد فی سبیل اللہ	۱۳۲

پیش لفظ

ازمؤلف

تعلیم الجہاد جزءسوم

غیور مسلمان بچو! اور عزیز نوجوان ساتھیو! تعلیم الجہاد کا تیسرا حصہ آپ کے سامنے ہے۔ اس حصے میں میں نے آپ کے لئے جہاد کے موضوع پر مستند اور مختصر اکتالیس احادیث جمع کی ہیں آپ ان مبارک احادیث کو زبانی یاد کر لیجئے۔ اس طرح آپ کو وہ فضیلت بھی حاصل ہو جائے گی جو چالیس احادیث یاد کرنے پر ملتی ہے اور ساتھ ساتھ آپ حضور اکرم ﷺ کے مبارک کلام کے ذریعے امت مسلمہ کو جہاد کی دعوت بھی دے سکیں گے۔

عزیز ساتھیو! آج جہاد کی دعوت دینے کی سخت
ضرورت ہے اللہ پاک نے ہمیں اس وقت تک لڑنے کا
حکم دیا ہے جب تک کہ فتنہ باقی نہ رہے فتنے کا معنی
کافروں کا طاقتور ہونا ہے کیونکہ جب کافر طاقتور ہوں
گے تو وہ پوری قوت سے کفر کو پھیلائیں گے اور دنیا میں
گندگی اور غلاظت کو عام کردیں گے اور مسلمانوں کو سخت
نقصان پہنچائیں گے۔ جیسا کہ آج ہورہا ہے مگر مسلمان
غفلت میں پڑے ہوئے ہیں بوسنیا کے ہزاروں مسلمان
بغیر کفن اور بغیر نماز جنازہ کے زمین میں گاڑ دیئے گئے،
کشمیر میں چھوٹے بچوں کو تندوروں میں جلایا گیا مگر
مسلمان ابھی تک جہاد سے ناآشنا ہیں۔

اس لئے عزیز بچو! ان مبارک احادیث کو یاد کرو اور
پھر ایک ایک مسلمان تک جناب رسول اللہ ﷺ کا پیغام
پہنچاؤ۔ میں آج کل جیل میں ہوں میرے پاس زیادہ
کتابیں بھی نہیں ہیں مگر پھر بھی جو کتابیں مجھے مل گئیں ان

کی روشنی میں ان مختصر اور مستند احادیث کا تحفہ آپ کو بھجوا
رہا ہوں میری تمنا ہے کہ کم از کم ایک لاکھ مسلمان طالب
علم اور مسلمان بچے اور نوجوان ان احادیث کو یاد کریں
اور ہر یاد کرنے والا کم از کم اور دس آدمیوں کو یاد کرنے کی
دعوت دے امید ہے کہ آپ اپنے ایک قیدی ساتھی کی
تمنا پوری کریں گے۔ آپ کسی عالم سے ان احادیث
کو صحیح تلفظ سے پڑھنا سیکھیں اور روزانہ دو حدیثیں یاد
کریں اور سب گھر والوں کو اور دوستوں کو سنائیں کیا
لطف آئے گا جب کچھ قابل رحم بچے تو فلموں کی
اسٹوریاں اور گیت سنا رہے ہوں گے جبکہ آپ حضور
اکرم ﷺ کے مبارک الفاظ سنا رہے ہوں گے یقیناً یہ
آپ کی خوش قسمتی ہوگی۔ اس طرح بیس دن میں آپ
چالیس احادیث حفظ کرلیں گے اور جب آپ ان
احادیث کو یاد کر کے مسلمانوں کو جہاد کی دعوت دے
رہے ہوں گے تو امریکہ اور اسرائیل کا یہ خواب چکنا چور

ہو جائے گا کہ مسلمانوں کی نئی نسل حضور اکرم ﷺ کی نہیں بلکہ انگریزوں اور امریکیوں کی غلام بن جائے۔

غیور بچو! بس دیر مت کرو اور جہاد کی احادیث یاد کر کے اور پھر جہاد کی دعوت دے کر اور خود جہاد کر کے کافروں کو بتا دو کہ ہم کل بھی حضرت محمد ﷺ کے غلام تھے اور آج بھی انہیں کے غلام ہیں اور تا قیامت انہیں کے غلام رہیں گے۔

آپ کی دعاؤں کا محتاج

محمد مسعود ازہر

۳ ربیع الثانی بمطابق ۱۹/ اگست ۱۹۹۶ء

سوال نمبر 1۔ جہاد کی فرضیت قرآن مجید سے تو ثابت ہے کیا حدیث شریف سے بھی جہاد کی فرضیت معلوم ہوتی ہے؟

جواب۔ جی ہاں، کئی احادیث میں جہاد کی فرضیت کو بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے مثلاً حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

1

اُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّى مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ. (صحیح بخاری ۲/۱۰۸۱)

ترجمہ: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اقرار کرلیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت

کے لائق نہیں اور جس نے لا الہ الا اللہ کا اقرار کرلیا تو اس نے اپنی جان اور مال کو مجھ سے محفوظ کرلیا سوائے اسلامی حق کے (یعنی اگر اس نے کوئی ایسا جرم کیا جس کی شرعی سزا اس کی جان یا مال پر آتی ہے) اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

فائدہ۔ حدیث شریف میں لفظ امرت (مجھے حکم دیا گیا) سے ثابت ہوا کہ جہاد اللہ پاک کا امر یعنی حکم ہے اسی سے فرضیت معلوم ہوئی۔

سوال نمبر 2۔ کیا جہاد کا تمام اعمال سے افضل ہونا حدیث شریف سے ثابت ہے۔

جواب۔ بے شک جہاد کا دوسرے تمام نیک اعمال سے افضل ہونا صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں۔

2

سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْعَمَلِ

اَفْضَلُ؟ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰہِ وَجِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهٖ۔

(بخاری ۱/۳۴۲)

ترجمہ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اعمال میں سب سے افضل کونسا عمل ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا، حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔

3

اِنَّ اَفْضَلَ عَمَلِ الْمُؤْمِنِ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ.

(طبرانی فی الکبیر ۱/۳۳۸)

ترجمہ: بے شک مؤمن کا سب سے افضل عمل جہاد فی سبیل اللہ ہی ہے۔

فائدہ۔ بعض احادیث میں نماز کو اور بعض دوسری احادیث میں بعض دوسرے اعمال کو سب سے افضل قرار دیا گیا ہے، ان تمام احادیث کا آپس میں کوئی تضاد یا ٹکراؤ نہیں مختلف حالات میں مختلف افراد کے لئے افضل ترین عمل الگ الگ ہوسکتا ہے۔

سوال نمبر 3۔ کیا حضور اکرم ﷺ نے جہاد کے جاری رہنے اور مجاہدین کے ہمیشہ حق پر قائم رہنے کی بشارت دی ہے؟

جواب۔ جی ہاں حضور اکرم ﷺ کا فرمان گرامی ہے۔

4

لاَ تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِی یُقَاتِلُونَ عَلٰی الحَقِّ ظَاهِرِینَ اِلٰی یَوْمِ القِیٰمَةِ. (مسلم ج۲/۱۴۳)

ترجمہ: میری امت کی ایک جماعت قیامت تک قتال کرتی رہے گی یہ لوگ حق پر قائم ہونگے۔

فائدہ۔ جہاد اسلام کا محافظ رکن ہے بس جب تک اسلام رہے گا جہاد ہوتا رہے گا اور مجاہدین بھی موجود رہیں گے۔

سوال نمبر 4۔ مشرکین اور دوسرے اسلام دشمنوں کے ساتھ مسلمانوں کو کن کن چیزوں سے جہاد کرنا چاہیئے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

5

جَاهِدُوا الْمُشْرِکِینَ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ وَاَلْسِنَتِکُمْ. (ابوداؤد ا/۳۴۶)

ترجمہ۔ مشرکین کے خلاف اپنی جان مال اور زبانوں سے جہاد کرو۔

فائدہ۔ جان اور مال سے جہاد کرنے کا معنیٰ تو واضح ہے زبان سے جہاد کرنے کا معنیٰ ان کی شدید مذمت کرنا اور ایسی باتیں کرنا جن سے انہیں تکلیف ہو اور انہیں آگ لگ جائے آج کل کے اسلام دشمنوں کے لئے سب سے تکلیف دہ مسلمانوں کا جہاد کی دعوت دینا اور سننا ہے، جب وہ کسی مسلمان کو جہاد کا نام لیتے سنتے ہیں تو ان کے تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے۔

سوال نمبر 5۔ کیا جہاد چھوڑنے سے مسلمانوں پر عمومی عذاب آتا ہے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

6

مَا تَرَکَ قَوْمٌ نِ الْجِهَادَ اِلَّا عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِالْعَذَابِ.

(طبرانی فی الاوسط ۵۱/۳ حدیث رقم ۳۸۳۹ طبعہ جدیدہ)

ترجمہ۔ جو قوم بھی جہاد چھوڑتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر عمومی عذاب لاتے ہیں۔

فائدہ۔ جہاد چھوڑ کر بیٹھ جانے والی قوم کمزور اور بے بس ہو جاتی ہے اور اس کے دشمن طاقتور سے طاقتور ہوتے چلے جاتے ہیں اور وہ ہر طرف سے اس جہاد چھوڑنے والی کمزور قوم کو گھیر لیتے ہیں اور ہر شعبے اور ہر میدان میں اِسے رُسوا کرتے ہیں۔ اِس طرح جہاد چھوڑنے والی قوم آپس کے اختلافات اور اندرونی لڑائیوں کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس سے بڑھ کر عمومی عذاب اور کیا ہوگا؟

سوال نمبر 6۔ جہاد میں جو مٹی یا غبار مجاہد کے جسم پر لگتا ہے کیا اِس کی بھی کوئی اہمیت ہے؟

جواب۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

7

مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ.

(بخاری ۳۹۴/۱)

ترجمہ۔ جس بندے کے قدم اللہ کے راستے میں غبار آلود ہوں گے اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔

فائدہ۔ بعض صحابہ کرامؓ سفر جہاد کے دوران جان بوجھ کر پیدل چلتے تھے تاکہ اس مقدس راستے کے غبار کو زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکیں۔

سوال نمبر 7۔ کیا قوم، برادری یا مال کے حصول کے لئے لڑنا بھی جہاد فی سبیل اللہ ہے؟

جواب۔ ہرگز نہیں، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

8

مَنْ قَاتَلَ لِتَكُوْنَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْیَا فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ. (مسلم ۱۴۰/۲)

ترجمہ۔ جو شخص اللہ کے کلمے کی بلندی کے لئے لڑے وہ اللہ کے راستے میں ہے۔

فائدہ۔ جہاد کا مقصد اللہ کے دین کی سربلندی، دنیا سے فتنہ وفساد کا خاتمہ اور اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت ہے۔ اسی عظیم مقصد کے لئے مسلمان اپنی جان اور مال قربان کرے تو وہ مجاہد ہے جبکہ قوم اور برادری پر لڑنا مرنا تو جہالت اور عذاب ہے۔

سوال نمبر 8۔ جو شخص جہاد کی سچی نیت اور تڑپ رکھے مگر کسی شرعی عذر کی وجہ سے نہ جا سکے تو کیا اسے بھی اجر ملے گا؟

جواب۔ بے شک ایسے لوگوں کو ضرور اجر ملے گا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا!

9

اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ لَرِجَالًا مَا سِرْتُمْ مَسِیْرًا وَلَا قَطَعْتُمْ وَادِیًا اِلَّا کَانُوْا مَعَکُمْ حَبَسَهُمُ الْمَرَضُ.

(مسلم ۲/۱۴۱)

ترجمہ۔ بے شک مدینہ میں کچھ مرد ایسے ہیں جو (اجر کے اعتبار سے) تمہارے ساتھ تھے جب تم کسی راہ پر چلتے تھے یا وادیوں سے گذرتے تھے۔ ان لوگوں کو بیماری نے جہاد میں آنے سے روک لیا۔

فائدہ۔ جہاد ایسا عظیم اور محبوب عمل ہے کہ جس شخص کے دل میں اسکی سچی تڑپ اور شوق پیدا ہو جائے مگر وہ کسی عذر کی وجہ سے نہ جا سکے وہ بھی اجر وثواب سے محروم نہیں رہتا۔

سوال نمبر 9۔ جو شخص جہاد سے بالکل دور رہا وہ اللہ کے حضور کس حالت میں پیش ہوگا؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا!

10

مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ بِغَیْرِ اَثَرٍ مِنْ جِھَادٍ لَقِیَ اللّٰہَ وَفِیْہِ ثُلْمَۃٌ. (ترمذی۔۱/۲۹۶)

ترجمہ۔ جو شخص اللہ کے حضور جہاد کے اثر کے بغیر پیش ہوا وہ ناقص حالت میں پیش ہوگا۔

فائدہ۔ جس نے نہ جان دی نہ مال دیا اور نہ جان اور مال دینے کا ارادہ کیا یقیناً اس کا ایمان ناقص ہے اور اسے اللہ اور اس کے دین سے زیادہ جان اور مال سے محبت ہے۔ چنانچہ ایمان کا یہ نقص قیامت کے دن اس پر ظاہر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے (آمین)۔

سوال نمبر 10۔ میدان جہاد میں ایک صبح یا ایک شام کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

11

لَرَوْحَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ غَدْوَۃٌ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا

وَمَا فِیْھَا. (مسلم،۲/۱۳۴)

ترجمہ۔ اللہ کے راستے میں ایک شام یا ایک صبح کا لگا دینا دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب سے بہتر ہے۔

فائدہ۔ جو کچھ دنیا میں ہے سے مراد نیک اعمال ہیں یعنی جہاد کی ایک صبح یا ایک شام دنیا کے تمام نیک اعمال سے بڑھ کر ہے کیونکہ اس میں جان اور مال کی قربانی ہے اور پورے دین اور اس کے ہر شعبے کی حفاظت ہے۔

سوال نمبر 11۔ اگر کسی نے ایک صبح یا ایک شام سے کم لڑائی میں حصہ لیا یا لڑائی ہی تھوڑی دیر رہی تو کیا وہ فضیلت سے محروم ہوگا؟

جواب۔ اللہ کی رضا کے لئے تھوڑی سی دیر لڑنا بھی بہت عظیم سعادت ہے۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

12

مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُوَاقَ نَاقَۃٍ فَقَدْ وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ. (ابوداود۱/۳۵۱، والترمذی۱/۲۹۴، وقال حدیث حسن وابن

ماجہ ص۲۰۰)

ترجمہ۔ جو شخص اللہ کے راستے میں تھوڑی دیر لڑا (جتنی دیر میں دودھ نکالنے والا تھنوں کو چھوڑ کر دوبارہ پکڑتا ہے) تو اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔

فائدہ۔ دوسری روایت میں ہے کہ اتنی دیر لڑنے والے پر اللہ تعالیٰ جہنم کو حرام فرمادیتے ہیں۔ اب ایک مسلمان کو اور کیا چاہیے؟

سوال نمبر 12۔ میدان جنگ میں تلواریں چلتی ہیں۔ اسلحے کا بے دریغ استعمال ہوتا ہے اور ہر طرف موت رقص کرتی ہے آخر ایک مسلمان کو وہاں کیا ملتا ہے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

13

وَاعْلَمُوْا اَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّیُوْفِ.

(صحیح بخاری ۱/۳۹۵)

ترجمہ۔ یقین جانو جنت تلواروں کے سائے میں ہے۔

فائدہ۔ تلواروں کی چمک گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور گولوں کی گھن گھرج میں ایک بازار سجایا جاتا ہے اس بازار میں اللہ تعالیٰ خوش قسمت مسلمانوں کی جان اور مال کو جنت کے بدلے خریدتے ہیں، سبحان اللہ! ایک مسلمان کے لئے کتنا نفع والا سودا ہے اور کتنی بڑی سعادت ہے کہ مالک الملک خود اس کے خریدار بن رہے ہیں۔

سوال نمبر 13۔ مسلمانوں کو کس قسم کی سیاحت کرنی چاہیے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

14

اِنَّ سِیَاحَةَ اُمَّتِیَ الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ.

(ابوداؤد ۱/۳۴۳)

ترجمہ۔ بے شک میری امت کی سیاحت جہاد فی سبیل

اللہ ہے۔

فائدہ۔ جہاد میں مزے ہی مزے ہیں اگرچہ یہ عمل ابتدا میں نفس پر شاق گزرتا ہے مگر جہاد کی سیاحت کے دوران جو روحانی لطف ایک مجاہد کو ملتا ہے دنیا کے خوبصورت مقامات کی سیاحت میں مارے مارے پھرنے والے اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے۔ اس میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مسلمان کا میدان جہاد پوری دنیا ہے چنانچہ جہاد کرنے سے اس کی سیاحت بھی ہوجائے گی۔

سوال نمبر 14۔ جہاد کے لئے گھوڑا پالنے کا کیا اجر ہے؟

جواب۔ جہاد کے لئے گھوڑا پالنے کے بہت سارے فضائل احادیث میں آئے ہیں یہاں صرف دو روایات بیان کی جاتی ہیں۔

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

15

مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَإِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِيْ مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (بخاری۔۱/۴۰۰)

ترجمہ۔ جس شخص نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اور اللہ کے وعدوں کی تصدیق کرتے ہوئے اللہ کے راستے میں گھوڑا باندھا تو اس گھوڑے کا کھانا پینا اور اس کی لید اور پیشاب سب قیامت کے دن اس کے میزان حسنات میں ہوگا۔

فائدہ۔ یعنی اسے ان چیزوں کا بھی اجر ملے گا۔ غور کیجئے جب گھوڑے کے کھانے پینے اور پیشاب کی یہ حالت ہے تو خود مجاہد کے کھانے پینے اور سونے جاگنے کی کیا فضیلت ہوگی؟ اس سے جہاد کی عظمت، فضیلت اور ضرورت کا اندازہ بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ناپاک لید بھی اس عمل کی وجہ سے نیکیوں میں تولی جارہی ہے۔

حضورِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

16

اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْهَا الْخَیْرُ اَلْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ. (بخاری ۱/۴۴۰ و ۱/۳۹۹)

ترجمہ۔ گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک کے لئے خیر رکھ دی گئی ہے اجر اور غنیمت۔

فائدہ۔ گھوڑے پر جہاد ہوگا تو جہاد کا اجر بھی ملے گا اور فتح کی صورت میں غنیمت بھی۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

سوال نمبر 15۔ ایک شخص جہاد میں نکل کر پہرہ دیتا ہے اس کے لئے کیا فضیلت ہے؟

جواب۔ حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

17

عَیْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَیْنٌ بَکَتْ مِنْ خَشْیَةِ اللهِ وَعَیْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ. (ترمذی

۱/۲۹۳)

ترجمہ۔ دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی ہو اور دوسری وہ آنکھ جو جہاد کی پہرے داری میں رات کو جاگی ہو۔

حضورِ اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے۔

18

رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِکُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْهَا. (بخاری ۱/۴۰۵)

ترجمہ۔ اللہ کے راستے میں ایک دن کی پہرے داری دنیا اور جو کچھ دنیا پر ہے سب سے بہتر ہے اور جنت میں تمہارے کوڑے جتنی جگہ دنیا اور جو کچھ دنیا پر اس سے بہتر ہے۔

فائدہ۔ اللہ کے راستے میں پہرے داری کے حدیث شریف میں بہت زیادہ فضائل آئے ہیں علماء نے تو ان

احادیث کی روشنی میں یہاں تک لکھا ہے کہ اللہ کے راستے میں ایک دن پہرے داری کرنے والے کا اجر قیامت تک جاری رہے گا یعنی یہ وہ صدقہ جاریہ ہے جس کا ثواب تاقیامت مجاہد کو ملتا رہے گا۔

سوال نمبر 16۔ دوران جہاد ایک تیر چلانے کا کیا اجر وثواب ہے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

19

مَنْ رَمٰی بِسَهْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ کَانَ لَهٗ نُوْرًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ. (مجمع الزوائد ۵/۲۷۰، جلد۵ ص۴۹۲ طبعہ جدیدہ)

ترجمہ۔ جس نے اللہ کے راستے میں ایک تیر پھینکا اس کے لئے قیامت کے دن ایک نور ہوگا۔

فائدہ۔ جہاد کے ذریعے دنیا سے کفر کی ظلمت ختم ہوتی ہے اور اسلام کا نور روشن ہوتا ہے مجاہد کو اس کے بدلے قیامت کے دن نور ملے گا یہی فضیلت گولی چلانے کی بھی

ہے۔ حدیث شریف میں اور بھی بہت سارے فضائل اس عمل کے وارد ہوئے ہیں۔

سوال نمبر 17۔ جو شخص تیراندازی سیکھ کر بھلا دے وہ کیسا ہے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

20

مَنْ عَلِمَ الرَّمْیَ ثُمَّ تَرَکَهٗ فَلَیْسَ مِنَّا. اَوْ قَدْ عَصٰی. (مسلم ۲/۱۴۳)

ترجمہ۔ جس نے تیراندازی سیکھی اور پھر اسے چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں یا اس نے نافرمانی کی۔

فائدہ۔ تیراندازی چھوڑنے کا مطلب جہاد چھوڑنا ہے اور جہاد چھوڑنا سراسر ہلاکت ہے۔

سوال نمبر 18۔ کیا شہید کو بوقت شہادت سخت تکلیف پہنچتی ہے۔

جواب۔ ہرگز نہیں بلکہ شہید کو تو شہادت میں ایک خاص

قسم کا مزہ اور لطف محسوس ہوتا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

21

مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا كَمَا يَجِدُ اَحَدُكُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَةِ. (ترمذی ۱/۲۹۶)

ترجمہ۔ شہید کو قتل ہونے سے درد نہیں ہوتا مگر چونٹی کاٹنے جتنا۔

فائدہ۔ القرصہ ہاتھ سے چٹکی لینے کو کہتے ہیں۔ یعنی دو انگلیوں سے گوشت کو دبانا۔ دراصل مجاہد کو جب زخم لگتا ہے تو جسمانی درد ہوتا ہے مگر ساتھ ہی شہادت کی لذت شروع ہو جاتی ہے۔ تو اس زخم کا درد صرف اتنا رہ جاتا ہے جتنا چٹکی لگانے سے ہوتا ہے۔

سوال نمبر 19۔ میدان جنگ میں اگر مجاہد پر خوف طاری ہو جائے تو اسے گناہ تو نہیں

ہوتا؟

جواب۔ گناہ تو نہیں ہوتا مگر ثواب ضرور ملتا ہے۔

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ:

22

إِذَا رَجَفَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَحَاتَتْ خَطَايَاهُ كَمَا يَتَحَاتُ عِذْقُ النَّخْلَةِ.

(طبرانی اوسط ۶/۱۵۶)

ترجمہ۔ جب مومن کا دل اللہ کے راستے میں خوفزدہ ہو جاتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جس طرح کھجور کا خوشہ جھاڑا جاتا ہے۔

فائدہ۔ مسلمان کی ہر تکلیف پر اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں پھر یہ شخص تو میدان جہاد میں ہے۔ اسی لئے ''بزدل آدمی اگر جہاد کرے تو اسے بہادر

آدمی کے مقابلے میں زیادہ اجر ملتا ہے''۔ (کتاب الجہاد لابن المبارک ص ۸۳) مگر بہادری ایک بڑی نعمت ہے۔

سوال نمبر 20۔ کیا دشمن کو خوفزدہ کرنا بھی باعث اجروثواب ہے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

23

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : خَیْرُ النَّاسِ فِیْ الْفِتْنَةِ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِیْ مَالِهٖ یَعْبُدُ رَبَّهٗ وَیُؤَدِّیْ حَقَّهٗ، وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ یُخِیْفُهُمْ وَیُخِیْفُوْنَهٗ.

(المعجم الکبیر للطبرانی ۲۵/ ۱۵۰، ومسند الامام احمد ۶/ ۴۱۹)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: فتنے کے دور میں لوگوں میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو فتنے سے

الگ تھلگ اپنے مال میں لگا اپنے رب کی عبادت کر رہا ہو اور مال کا حق زکوٰۃ وغیرہ ادا کرتا ہو اور وہ شخص ہے جو اپنے گھوڑے کو پکڑے ہوئے اللہ کی راہ میں (ڈٹا ہوا) دشمن کو ڈراتا ہے اور دشمن اسے ڈراتے ہیں۔

فائدہ۔ دشمنوں پر رعب اور دبدبہ قائم کرنا اور انہیں خوفزدہ کرنا جہاد کا اہم مرحلہ ہے جو یہ شخص سرانجام دے رہا ہے۔

سوال نمبر 21۔ جہاد کے دوران روزہ رکھنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

24

مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بَعَّدَ اللّٰہُ وَجْهَهٗ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا. (بخاری ۱/ ۳۹۸)

ترجمہ۔ جس شخص نے اللہ کے راستے (جہاد) میں ایک دن کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم سے ستر سال دور کر دے گا۔

فائدہ۔ مجاہد چونکہ دوران جہاد اللہ تعالیٰ کے بہت قریب ہوتا ہے اس لئے اس کے ہر عمل کا درجہ اور مقام بھی بڑھ جاتا ہے۔

سوال نمبر 22۔ اگر مسلمانوں کا خلیفہ یا امیر انہیں جہاد میں نکلنے کا حکم دے تو کیا ان پر نکلنا ضروری ہو جاتا ہے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

25

اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا. (بخاری ۱/۳۹۶، ابن ماجہ ص ۱۹۹)

ترجمہ۔ جب تمہیں جہاد کے لئے طلب کیا جائے تو فوراً نکل پڑو۔

فائدہ۔ جہاد عام طور پر فرض کفایہ ہوتا ہے مگر چار

صورتوں میں فرض عین ہو جاتا ہے ان میں سے ایک کا ذکر اس حدیث میں ہے یعنی جب امیر نکلنے کا حکم دے۔

سوال نمبر 23۔ کیا جہاد کے کچھ دنیاوی فوائد بھی ہیں۔

جواب۔ جہاد کے بے شمار دنیاوی فوائد ہیں جن کا ذکر قرآن وحدیث میں موجود ہے بطور مثال صرف ایک حدیث شریف پیش کرتے ہیں۔

26

اُغْزُوْا تَصِحُّوْا وَتَغْنِمُوْا. (ابن ابی شیبہ ۴/۲۳۵)

ترجمہ۔ جہاد کرو صحت اور غنیمت پاؤ گے۔

فائدہ۔ صدیوں کے تجربے سے یہ بات ثابت ہے کہ بے شک جہاد میں صحت بھی ہے اور اموال غنیمت کی فراوانی بھی۔

سوال نمبر 24۔ صدقات میں سب سے افضل صدقہ کیا ہے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔

27

اَفۡضَلُ الصَّدَقَاتِ ظِلُّ فُسۡطَاطٍ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَمَتِیۡحَةُ خَادِمٍ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ اَوۡطَرُوۡقَةُ فَحۡلٍ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ. (ترمذی ۱/۲۹۲)

ترجمہ۔ سب صدقوں سے اچھا صدقہ اللہ کے راستے میں خیمے کا سایہ ہے (یعنی مجاہدین کو خیمہ دینا) یا اللہ کے راستے میں خادم کا دینا ہے یا اللہ کے راستے میں جوان اونٹنی کا دینا ہے۔

فائدہ۔ ان تینوں چیزوں سے مجاہد کو راحت ملتی ہے اور اسے جہاد کرنے میں مدد ملتی ہے اور مجاہد اللہ کا محبوب ہے اسے راحت پہنچانے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے۔

سوال نمبر 25۔ اگر کوئی آدمی صرف مال غنیمت کے لئے لڑے تو کیا اسے جہاد کا اجر ملے گا؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

28

مَنۡ غَزَا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَلَمۡ یَنۡوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰی. (نسائی ۲/۵۸)

ترجمہ۔ جو شخص اللہ کے راستے میں صرف رسی (جس سے اونٹ باندھتے ہیں) حاصل کرنے کی نیت سے لڑے تو اس کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔

فائدہ۔ واضح بات ہے جو انسان جیسی نیت کرے گا ویسا ہی بدلہ پائے گا اللہ تعالیٰ تو بندوں پر ظلم کرنے والے نہیں ہیں۔

سوال نمبر 26۔ پہلی امتوں کے نیک لوگ اللہ کو راضی کرنے کے لئے رہبانیت اختیار کرتے تھے اور تنہائی اور خلوت میں مجاہدے کر کے اپنی اصلاح کرتے تھے کیا یہ امت بھی رہبانیت اختیار کر سکتی ہے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

29

لِكُلِّ اُمَّةٍ رَهْبَانِيَّةٌ وَّرَهْبَانِيَّةُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ.

(مصنف ابن ابی شیبۃ ۴/۲۱۱ و مسند ابی یعلی ۷/۲۱۰)

ترجمہ۔ ہر امت کے لئے رہبانیت تھی جب کہ میری امت کی رہبانیت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

فائدہ۔ رہبانیت کا مقصد دنیا کی مرغوبات کو چھوڑ کر الگ تھلگ ہونا ہے جب کہ جہاد میں تو دنیا کی مرغوبات کے ساتھ ساتھ جان اور مال کی بھی قربانی ہے اس لئے یہ رہبانیت سے بڑھ کر ہے۔ رہبانیت کا دوسرا مقصد یہ تھا کہ لوگوں کو اپنے شر سے بچایا جائے جب کہ مجاہد تو پوری انسانیت کو کفر کے شر سے بچاتا ہے رہبانیت کا لفظ رہب سے بنا ہے جس کا معنی ڈر ہے یعنی اللہ کے خوف سے خوب خوب عبادت کرنا۔ جب کہ مجاہد تو ایسی عبادت

کر رہا ہے جس میں خون کا نذرانہ اور جان کی قربانی ہے۔ اسی لئے اس امت میں سابقہ امتوں والی رہبانیت کی کوئی حیثیت نہیں کیونکہ جہاد جیسی عظیم نعمت موجود ہے۔

سوال نمبر 27۔ ایک شخص اسلحہ تھامے دشمن کے سامنے مورچہ بند ہے جب کہ دوسرا آدمی اپنے گھر میں خشوع خضوع سے دن رات عبادت میں لگا ہوا ہے بے شک یہ دونوں خیر پر ہیں مگر زیادہ اجر کا مستحق کون ہے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ کا فرمان گرامی ہے۔

30

فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا. (ترمذی ۱/۲۹۴)

ترجمہ۔ بے شک ایک آدمی کا اللہ کے راستے میں کھڑا ہونا ستر سال تک اپنے گھر میں نماز ادا کرنے سے افضل

ہے۔

سوال نمبر 28۔ جہاد میں مال خرچ کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب۔ جہاد میں مال خرچ کرنے کے بہت سارے فضائل قرآن وحدیث میں وارد ہوئے ہیں اگر کوئی یقین کے ساتھ دل کی آنکھوں سے ان فضائل کو دیکھے تو جہاد میں سب کچھ لٹادے ہم صرف تین احادیث ذکر کررہے ہیں۔

31

مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کُتِبَتْ لَہٗ سَبعمائةِ ضِعْفٍ. (ترمذی ۱/۲۹۲)

ترجمہ۔ جو شخص اللہ کی راہ (جہاد) میں کچھ خرچ کرتا ہے اس کے لئے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

32

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: أَفْضَلُ دِیْنَارٍ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی عِیَالِهٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰی دَابَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ عَلٰی أَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ. (مسلم ۱/۳۲۲)

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دینار آدمی خرچ کرتا ہے اس میں سب سے افضل وہ دینار ہے جسے آدمی اپنے عیال پر خرچ کرے یا جسے اللہ کی راہ جہاد میں نکل کر اپنی سواری (جانور) پر خرچ کرے یا جسے جہاد میں نکل کر اپنے ساتھیوں پر خرچ کرے۔

حضور اکرم ﷺ کا فرمان گرامی ہے۔

33

مَنْ اَعَانَ مُجَاهِدًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ غَازِیًا فِیْ عُسْرَتِهٖ اَوْ مُكَاتَبًا فِیْ رَقَبَتِهٖ اَظَلَّهُ اللّٰہُ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ. (ابن ابی شیبۃ ۴/۲۳۶)

ترجمہ۔ جو شخص کسی مجاہد کی اللہ کے راستے میں مدد کرے یا کسی غازی کی اس کی تنگدستی میں مدد کرے یا کسی مکاتب وغلام کو چھڑانے میں معاونت کرے اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن جس دن کوئی اور سایہ نہیں ہوگا اپنا سایہ نصیب فرمائے گا۔

فائدہ۔ جہاد ایک قیامت تک جاری رہنے والی عبادت اور ایک مستقل مشن ہے اس میں جان کی قربانی کی طرح مال کی بھی اشد ضرورت ہوتی ہے حضرات صحابہ کرامؓ اسی لئے جہاد میں اپنا سب کچھ لٹادیا کرتے تھے۔

سوال نمبر 29۔ کیا اللہ تعالیٰ مجاہد کی ضرور مدد فرماتے ہیں؟

جواب۔ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز ضروری نہیں مگر اس نے اپنی رحمت سے بعض چیزوں کو اپنے اوپر لازم قرار دیا ہے ان میں سے ایک چیز مجاہد کی مدد ہے جس کا تذکرہ قرآن وحدیث میں بکثرت ملتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا فرمان گرامی ہے۔

34

ثَلاَثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِىْ يُرِيْدُ الاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِىْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ. (ترمذی ۱/۲۹۵ ونسائی ۲/۵۵)

ترجمہ۔ تین شخص ایسے ہیں جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر لازم ہے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، وہ مکاتب جو مال ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو۔ اور وہ نکاح کرنے والا جو پاکدامنی چاہتا ہو۔

سوال نمبر 30۔ کیا حضور اکرم ﷺ نے یہودیوں کے ساتھ فیصلہ کن لڑائی کا ذکر فرمایا ہے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے۔

35

تُقَاتِلُوْنَ الْيَهُوْدَ. حَتّٰى يَخْتَبِىَ اَحَدُهُمْ وَرَاءَ

الحجر فَيَقُوْلُ يَا عَبْدَ اللهِ هٰذَا يَهُوْدِىٌّ وَرَآئِىْ فَاقْتُلْهُ. (بخاری۱/۴۱۰)

ترجمہ۔تم یہود سے لڑو گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی پتھر کے پیچھے چھپے گا تو وہ پتھر بولے گا اے اللہ کے بندے میرے پیچھے ایک یہودی ہے اسے قتل کردو۔

فائدہ۔ یہ آخری معرکہ قرب قیامت میں ہوگا اور اس میں یہودیوں کا خاتمہ ہوجائے گا اور زمین پاک ہوجائے گی۔

سوال نمبر31۔ کیا مجاہد کے اہل خانہ کی دیکھ بھال بھی اجر ثواب کا ذریعہ ہے؟

جواب۔ حضوراکرم ﷺ کاارشاد گرامی ہے۔

36

مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِىْ سَبِيْلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِىْ سَبِيْلِ اللهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا.

(بخاری۔۱/۳۹۹)

ترجمہ۔جس نے مجاہد کے لئے جہاد کا ساز وسامان مہیا کیا اس نے بھی جہاد کیا اور جس نے خیر خواہی کے ساتھ مجاہد کے پیچھے اس کے گھر والوں کی دیکھ بھال کی اس نے بھی جہاد کیا۔

فائدہ۔ جب مجاہد کو یہ یقین ہوتا ہے کہ اس کے پیچھے اس کے گھر والوں کی اچھی طرح دیکھ بھال کی جارہی ہے تو وہ دلجمعی سے لڑتا ہے اور زیادہ اطمینان سے جہاد کرتا ہے اس لئے اس کے گھر کی دیکھ بھال کرنے والوں کو بھی جہاد کا اجر ملتا ہے۔

سوال نمبر32۔ کیا کسی حدیث میں ہندوستان کے جہاد کا تذکرہ بھی ملتا ہے؟

جواب۔ جی ہاں حضوراکرم ﷺ کا فرمان ہے۔

37

عِصَابَتَانِ مِنْ اُمَّتِىْ اَحْرَزَهُمَا اللهُ مِنَ النَّار عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُوْنُ مَعَ عِيْسَى

ابنِ مَریَمَ علیھما السلام. (نسائی ۲/۶۳)

ترجمہ۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت کی دو جماعتوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے جہنم سے نجات لکھ دی ہے۔ ایک وہ جماعت جو ہندوستان پر جہاد کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام (کے نازل ہونے کے بعد اُن) کے ساتھ ہوگی۔

فائدہ۔ اس موضوع پر اور روایات بھی موجود ہیں۔

سوال نمبر 33۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کفار کے خلاف قوت بنانے کا حکم دیا ہے اس قوت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ منبر پر تھے اور فرما رہے تھے۔

38

وَاَعِدُّوا لَھُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّۃٍ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ

الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّۃَ الرَّمْیُ.

(مسلم ۲/۱۴۳)

ترجمہ۔ تیاری کرو ان کافروں سے لڑنے کیلئے جس قدر ہو سکے قوت سے (آیت) خبردار بے شک قوت رمی میں ہے۔ خبردار قوت رمی میں ہے۔ خبردار قوت رمی میں ہے۔

فائدہ۔ رمی کے معنی پھینکنے کے آتے ہیں تیر اندازی پر بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ اسی طرح گولا باری سے لے کے میزائلوں تک پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ آج ہر ذی شعور آدمی رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی تصدیق کرتا ہے کہ اصل قوت پھینکنے کی قوت ہے جس کے پاس یہ قوت جتنی زیادہ ہوگی وہ اتنا ہی طاقتور ہوگا۔

سوال نمبر 34۔ کیا جہاد چھوڑنے سے مسلمانوں کو معاشی نقصان بھی ہوتا ہے؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

39

وَلَا يَدَعُ قَوْمٌ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا ضَرَبَهُمُ اللّٰهُ بِالْفَقْرِ. (ابن عساکر، ۳۰/۳۰۲)

ترجمہ۔ جو قوم بھی جہاد فی سبیل اللہ چھوڑتی ہے اللہ تعالیٰ اس پر فقر (محتاجی) کو مسلط فرما دیتے ہیں۔

فائدہ۔ کفار تو مسلمانوں کے ازلی دشمن ہیں اور جب مسلمان جہاد چھوڑ کر کمزور اور بزدل ہو جاتے ہیں تو ان کے دشمن طاقت پکڑ کر ہر میدان میں اسے نقصان پہنچاتے ہیں اور طرح طرح کی پابندیاں لگا کر اور دھونس جما کر اس کی اقتصادی کمر توڑ دیتے ہیں اوّل تو کمزور قوم معاشی ترقی کر ہی نہیں سکتی اور اگر تھوڑی بہت کر بھی لے تو وہ اس میں بھی دوسروں کی محتاج رہتی ہے اور ہر وقت اسے تباہی کا خطرہ لگا رہتا ہے۔

سوال نمبر 35۔ کیا تیر اندازی اور فائرنگ وغیرہ سیکھنا لہو ولعب (کھیل کود) میں نہیں

آتا؟ اور فضول لہو ولعب کو تو اسلام میں اچھا نہیں سمجھا جاتا؟

جواب۔ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

40

عَلَيْكُمْ بِالرَّمْيِ فَإِنَّهُ خَيْرُ لَعِبِكُمْ.

(طبرانی فی الاوسط ۱/ ۵۵۷ طبعہ جدیدۃ)

ترجمہ۔ تم تیر اندازی سیکھو بے شک یہ تمہارے کھیلوں میں سب سے بہتر ہے۔

فائدہ۔ ظاہری طور پر دیکھنے میں یہ بھی کھیل کود ہی نظر آتا ہے مگر حقیقت میں یہ ایک بلند مقصد کی غرض سے ہے اس لئے اس کا سیکھنا اور اس میں مشغول ہونا باعث اجر وثواب ہے اور یہی حکم تیراکی اور ان دوسری ورزشوں کا ہے۔ جو جہاد میں کام آتی ہیں۔

سوال نمبر 36۔ کیا مجاہد کی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟

جواب۔ بے شک مجاہد اللہ کا محبوب ہوتا ہے اور اس کی دعائیں میدان جہاد میں خصوصیت کے ساتھ قبول کی جاتی ہیں اس بارے میں کئی روایات ہیں جن میں سے ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ کا فرمان مبارک ہے۔

41

اَلْغَازِیُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰہِ دَعَاھُمْ فَأَجَابُوْہُ وَسَأَلُوْہُ فَأَعْطَاھُمْ.

(ابن ماجہ ص ۲۰۸، والنسائی ۲/ ۵۵ بلفظ آخر)

ترجمہ۔ اللہ کے راستے کا مجاہد اور حج اور عمرے کے لئے جانے والے اللہ کے مہمان ہیں اللہ نے انہیں بلایا تو انہوں نے اس کے حکم کو مانا اور وہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں عطا فرماتا ہے۔

فائدہ۔ جہاد کے موضوع پر مختصر 41 احادیث ذکر کی گئی ہیں خوش نصیب ہوں گے وہ مسلمان مرد اور عورتیں، بچے

اور بچیاں جوان مبارک الفاظ کو زبانی یاد کریں گے اور دوسروں کو سنا کر جہاد کی دعوت دیں گے۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین

۳/ ربیع الثانی ۱۴۱۷ھ

بمطابق ۱۹/ اگست ۱۹۹۶ء

یوم الاثنین

ضمیمہ

جہاد اور قرآن

دس سوالات ان کے جوابات

اور

جہادی آیات کی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال نمبر 1۔ جہاد فی سبیل اللہ کا بیان قرآن مجید میں عام طور پر کہاں ملتا ہے؟

جواب۔ قرآن مجید کی مدنی سورتوں میں جہاد فی سبیل اللہ کا مفصل تذکرہ ملتا ہے۔

سوال نمبر 2۔ عام طور پر مدنی سورتوں میں ہی جہاد فی سبیل اللہ کا تذکرہ کیوں ہے؟

جواب۔ قرآن مجید کی مدنی سورتیں وہ سورتیں ہیں جو ہجرت کے بعد نازل ہوئیں چونکہ جہاد فی سبیل اللہ کی فرضیت بھی حضور اکرم ﷺ کی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کے بعد ہوئی اس لئے جہاد کی فرضیت کا بیان مدنی سورتوں میں ملتا ہے اور جب تک کوئی عمل فرض نہ ہوا ہو تو اس کے فضائل بھی بیان نہیں کئے جاتے چونکہ مکہ میں
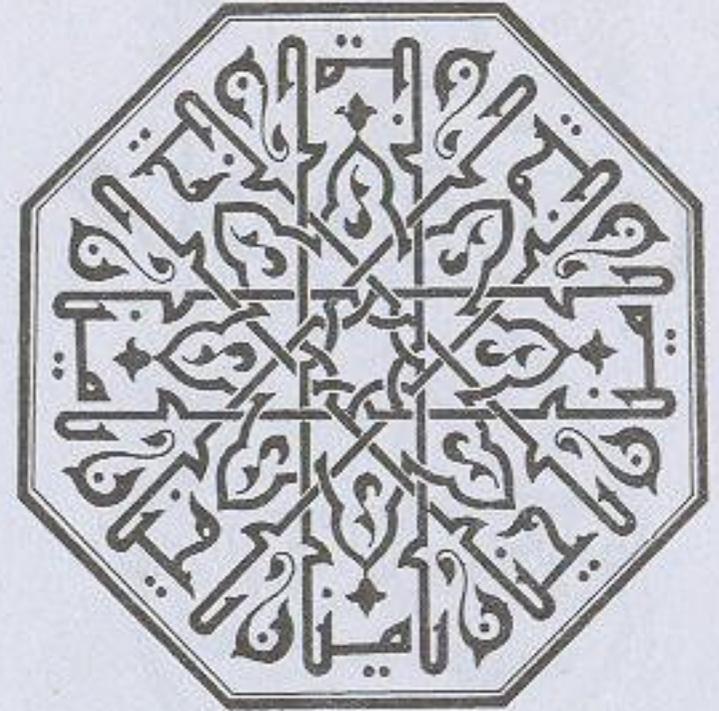
جہاد فی سبیل اللہ فرض نہیں ہوا تھا اس لئے مکی سورتوں میں اس کے فضائل کا بیان بھی نہیں ملتا۔ اسی طرح سابقہ امتوں کے جہاد کے واقعات بھی مدنی سورتوں میں ہی ملتے ہیں (باقی جن مکی سورتوں میں جہاد کا لفظ استعمال ہوا ہے ان پر آگے چل کر بات کی جائے گی)

سوال نمبر 3۔ مدنی سورتوں میں جہاد فی سبیل اللہ کے متعلق کتنی آیات ہیں؟

جواب۔ ایک جائزے کے مطابق مدنی سورتوں میں جہاد کے متعلق (کم وبیش) چار سو سولہ آیات ہیں۔

سوال نمبر 4۔ ان سورتوں میں جہاد فی سبیل اللہ کا تذکرہ کن کن الفاظ میں ہوا ہے؟

جواب۔ ان سورتوں میں اس فریضے کا ذکر قتال، جہاد نفیر اور فی سبیل اللہ کے الفاظ سے کیا گیا ہے اور بعض جگہ خروج کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے۔

سوال نمبر 5۔ ان چار سو سولہ آیات میں جہاد فی سبیل اللہ کے کون کون سے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

جواب۔ ان آیات میں جہاد کے مندرجہ ذیل پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

(۱) اجازت وفرضیت جہاد

(۲) احکام جہاد مثلاً مال غنیمت مال فئے، نماز قصر ونماز خوف، صلح وامن کے معاہدوں، قیدیوں کے معاملات، دشمنوں سے تعلقات کی نوعیت اور میدان جنگ کے احکامات وغیرہ کو تفصیل سے بیان فرمایا گیا ہے۔

(۳) قصص جہاد مثلاً سابقہ امتوں کے جہاد کے چند اہم واقعات نیز غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ احزاب (خندق)، غزوۂ بنی قریظہ، غزوۂ بنی نضیر، صلح حدیبیہ، غزوۂ حنین، فتح مکہ وغیرہ کے واقعات کا بیان ہے۔

(۴) جہاد اور مجاہدین کے فضائل

(۵) شہداء کرام کے فضائل

(٦) جان اور مال سے جہاد کرنے کی ترغیبات

(۷) ترک جہاد پر وعیدیں

(۸) منافقین کی جہاد سے پہلوتہی، اس موضوع کو خاص طور پر تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

(۹) جہاد کی تیاریاں

(۱۰) جہاد میں مال خرچ کرنے کے الگ فضائل

سوال نمبر 6۔ کیا یہ تمام چارسوسولہ آیات جہاد کے موضوع پر ہیں اور کیا ان میں سے ہر آیت میں انفرادی طور پر بھی جہاد کا بیان ہے؟

جواب۔ ان آیات میں سے اکثر تو وہ آیات ہیں جن کا براہ راست جہاد سے تعلق ہے اور ہر آیت میں انفرادی طور پر بھی جہاد کے کسی نہ کسی پہلو کو بیان کیا گیا ہے۔ البتہ چند ایک آیات ایسی ہیں جن کو اگر بالکل الگ لکھا جائے تو وہ آیات جہاد نہیں لگتیں لیکن ان آیات کا نزول آیات

جہاد کے ساتھ ہی ہوا اور اگر ان آیات کو آیات جہاد میں شامل نہ کیا جائے تو یہ موضوع تشنہ رہ جائے گا اگرچہ ایسی آیات کی تعداد بہت کم ہے اور اگر ان آیات کو آیات جہاد میں شامل نہ بھی کیا جائے تو آیات جہاد کی تعداد میں کوئی خاص کمی نہیں ہوگی ویسے بھی مسلمانوں کے لئے تو قرآن مجید کا اشارہ بھی کافی ہے البتہ جہاد کو سمجھنے کے لئے ان آیات کو شامل کرنا ضروری ہے۔ اس بات کو سمجھانے کے لئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان چند آیات کو آیات جہاد میں شامل کرنے کی تین وجوہات ہیں۔

(۱) ان آیات کا نزول آیات جہاد کے ساتھ ہوا اور حضرات مفسرین نے ان آیات کی جس طرح تفسیر کی ہے اس سے بھی ان کا جہاد سے تعلق واضح ہو جاتا ہے مثلاً سورہ صف کی جو آیات حضرات صحابہ کو اللہ کا محبوب عمل بتانے کے لئے نازل ہوئیں ان کا آغاز اس آیت سے ہوا سبح للہ ما فی السموات وما فی الارض

وھو العزیز الحکیم پھراس کے بعد والی آیات میں جہاد کو محبوب عمل قرار دیا گیا تو اس پہلی آیت کو بھی آیات جہاد میں شمار کیا گیا ہے۔ اوران چار سو سولہ آیات میں ایسی آیات کی تعداد چند ایک ہی ہے۔

(۲) ہم امت کو پورے قرآن مجید میں غور وفکر اور تدبر کی دعوت دینا چاہتے ہیں اور جب پورے قرآن مجید کا ترتیب سے مطالعہ کیا جائے تو ان آیات کا جہاد سے تعلق واضح ہو جاتا ہے اور اسے سمجھانے کے لئے کسی الگ دلیل کی ضرورت نہیں پڑتی ہاں اگر ان کو قرآن سے نکال کر اور اپنے سیاق وسباق سے ہٹا کر تنہا لکھا جائے تو شک پیدا ہوتا ہے۔

(۳) جہاد کوئی رسم نہیں ہے جسے تھوڑی دیر کے لئے ادا کیا جاتا ہو اور نہ ایسی عبادت ہے جو کسی مخصوص وقت میں مخصوص ارکان ادا کرنے سے مکمل ہو جاتی ہو۔ بلکہ جہاد ایک مشکل ترین عمل، وسیع ترین عبادت اور ایک پورا

نظام ہے اس میں جہاں لڑنے والے مجاہدین کی ضرورت ہے تو وہاں اموال کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ اس میں ایک طرف خونریز لڑائی ہے تو دوسری طرف مسلسل تربیت اور ہتھیاروں کی بھی ضرورت ہے اسی طرح دشمنوں کے حالات پر نظر رکھنا اور اپنی صفوں میں نہ گھسنے دینا بھی اس کا ایک حصہ ہے اس میں ایک طرف تو مجاہدین کے لئے ایک مربوط نظم کی ضرورت ہے تو دوسری طرف ان میں ایسے اعمال زندہ کرنا بھی اہم کام ہے جن اعمال کی بدولت اللہ کی نصرت متوجہ ہوتی ہے اس میں کبھی گھر لٹتا ہے تو کبھی غنیمت کے انبار ہوتے ہیں ایک طرف دشمنوں کے حملوں کا سامنا ہوتا ہے تو دوسری طرف اپنی صفوں میں موجود سازشی عناصر سے بھی نمٹنا پڑتا ہے۔ دشمنوں سے لڑائی ایک مختصر لفظ ہے لیکن اس کے اندر کتنے مسائل ہیں ان کا اندازہ کرنا بھی مشکل ہے بلکہ جہاد میں تو ہر دن ایسے مراحل آتے ہیں جہاں اگر اللہ تعالیٰ کی نصرت نہ ہو

تو بڑے بڑے مضبوط انسانوں کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں شکست کا غم اور فتح کی خوشی برداشت کرنا بھی اللہ کی توفیق کے بنا بہت مشکل ہے اور اپنے ہی باپ اور بھائی پر تلوار اٹھانا اس راستے کی ایک ادنیٰ آزمائش ہے۔ اور ان آزمائشوں سے کامیاب ہو کر گزرنا ان اللہ کے بندوں کا کام ہے جن پر اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت متوجہ ہوتی ہے ان تمام چیزوں کو دیکھ کر انسان بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اللہ نے مجاہد کو یونہی اتنا بڑا مقام نہیں دے دیا بلکہ واقعی جہاد ایک مشکل ترین عمل ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے صاف اعلان فرما دیا کے اپنی جان اور مال ہتھیلی پر رکھ کر نکلنے والوں کے برابر کوئی بھی نہیں ہوسکتا۔

اسی لئے قرآن مجید نے جہاد کو کھول کھول کر تفصیل سے بیان فرمایا ہے اور اس کے ہر ادنیٰ اور اعلیٰ عمومی اور خصوصی پہلو پر روشنی ڈالی ہے ان چند آیات میں بھی مجاہدین کے لئے بہت سی اہم باتیں موجود ہیں اس لئے

یہ ممکن نہیں ہے کہ ان آیات کو آیات جہاد سے الگ کیا جائے۔

سوال نمبر 7۔ کیا جہاد کا تذکرہ مکی سورتوں میں بھی ملتا ہے؟

جواب۔ مکی سورتوں میں عمومی طور پر اس جہاد فی سبیل اللہ کا تذکرہ تو نہیں ہے جو کہ ایک مستقل عبادت اور ایک مستقل فریضہ ہے اور اس کے مستقل فضائل واحکامات ہیں۔ البتہ جہاد اپنے لغوی معنی کے اعتبار سے مکی سورتوں میں استعمال ہوا ہے اور جہاد کا لغوی معنی محنت اور مشقت ہے اسی طرح مجبور کرنے اور زور ڈالنے کے معنی میں بھی لفظ جہاد کا استعمال ہوا ہے دیکھئے سورہ عنکبوت آیت (۸) اور سورہ لقمان آیت (۱۵) یہاں مسلمان اولاد کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اگر تمہارے والدین تم پر شرک کرنے کے لئے زور ڈالیں تو تم ان کی اطاعت نہ کرو، آیت کے الفاظ ہیں (وان جاهداک الایة اور اگر وہ تم پر زور

ڈالیں) اسی طرح حضور اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام نے مشرکین کو دین کی دعوت دینے اور قرآن مجید کے ذریعے ان کا دلائل سے مقابلہ کرنے میں جو تکلیف اور مشقت اٹھائی اس پر بھی جہاد کا لفظ بولا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین کی خاطر جو تکلیف بھی اٹھائی جائے وہ انسان کے لئے اللہ کی رحمت کا ذریعہ ہے اور ان تکالیف کے بدلے میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بہت سی نعمتیں اور فضائل عطا فرماتے ہیں۔ جہاد کے لفظ کا یہ لغوی استعمال بالکل اس طرح ہے جس طرح لفظ صلوٰۃ ایک مخصوص عبادت اور فریضے کا نام ہے جو اسلام کا اہم ترین فریضہ ہے یعنی نماز، اور لغوی معنی کے اعتبار سے صلوٰۃ کا استعمال دعا ورحمت اور حضور اکرم ﷺ پر درود شریف بھیجنے کے لئے ہوا ہے۔ اب درود شریف کے اپنے بے شمار فضائل ہیں اور نماز کے اپنے فضائل ہیں۔ اور یہ بات درست نہیں ہوگی کہ لفظ صلوٰۃ کو دونوں معنی میں مشترک

ہونے کی وجہ سے نماز کے فضائل درود شریف پر اور درود شریف کے فضائل نماز پر چسپاں کر دیئے جائیں۔

سوال نمبر 8۔ دین کی خاطر تکالیف اٹھانے یا مشقت برداشت کرنے یا قرآن مجید کے ذریعے کفر کا دلائل سے مقابلہ کرنے کے معنی میں لفظ جہاد کا استعمال مکی سورتوں میں کتنی بار اور کہاں کہاں ہوا ہے؟

جواب۔ لفظ جہاد کا یہ استعمال قرآن مجید میں کل چار جگہ ہوا ہے۔

(۱) ثم ان ربک للذین هاجروا من بعد مافتنوا ثم جاهدوا وصبروا ان ربک من بعدها لغفور رحیم. (النحل ۱۱۰)

(ترجمہ) پھر بے شک آپ کا رب ایسے لوگوں کے لئے جنہوں نے (کافروں کی طرف سے) آزمائش میں ڈالے جانے کے بعد ہجرت کی اور پھر جہاد کیا اور (دین

پر) قائم رہے تو آپ کا رب ان اعمال کے بعد بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

(بعض علماء کے نزدیک یہ آیت مدنی ہے کیونکہ اس میں ہجرت کا بھی ذکر ہے)

(۲) فلا تطع الکافرین وجاھدھم به جھادا کبیرا. (الفرقان ۵۲)

(ترجمہ) پس آپ کافروں کا کہنا نہ مانیئے اور قرآن مجید کے ذریعے ان کا زور سے مقابلہ کیجئے۔

(۳) ومن جاھد فانما یجاھد لنفسه ان الله لغنی عن العالمین. (العنکبوت ۶)

(ترجمہ) اور جو کوئی محنت کرتا ہے تو وہ اپنے ہی (فائدے کے) لئے محنت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو تمام جہان والوں میں سے کسی سے محتاج نہیں ہے۔

(۴) والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا وان الله لمع المحسنین. (العنکبوت ۶۹)

(ترجمہ) اور جو لوگ ہمارے لئے مشقتیں اٹھاتے ہیں ہم ضرور ان کو اپنی راہیں سُجھا دیں گے اور بے شک اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

سوال نمبر 9۔ جہاد فی سبیل اللہ کے موضوع پر سینکڑوں آیات کو پڑھ کر ایک مسلمان کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب۔ ان تمام آیات (جن کا آگے ذکر کیا جائے گا) کو پڑھ کر ایک سچے مسلمان کو تین کام کرنے چاہیں۔

(۱) اگر خدانخواستہ دل میں جہاد کے بارے میں کوئی شکوک وشبہات ہوں تو ان سے فوراً توبہ کرنی چاہیے کیونکہ یہ آیات ہمیں بتاتی ہیں کہ جہاد ایک قطعی فریضہ ہے اور فرض کا انکار کرنا کفر ہے اسی طرح اگر کسی اور کام کو ابھی تک جہاد فی سبیل اللہ سمجھتے رہے اور اصل جہاد فی سبیل اللہ یعنی قتال وغیرہ کو دین کا حصہ نہیں سمجھتے تھے تو ان آیات کو پڑھ کر اپنی سابقہ گمراہی والی سوچ پر استغفار

کرنا چاہئے اور جہاد فی سبیل اللہ اور قتال فی سبیل اللہ کو
دین کا ایک فریضہ سمجھنا چاہئے اور اس سلسلے میں جو فضول
شکوک دل میں ہوں ان کو نکال دینا چاہئے اور انشاء اللہ
ان آیات کو پڑھ کر دل سے وہ تمام شکوک وشبہات خود ہی
ڈھل جائیں گے جو کفار نے مسلمانوں کو جہاد سے دور
رکھنے اور انہیں اپنا غلام بنائے رکھنے کے لئے پھیلا دیئے
ہیں۔

(۲) ایک سچے مسلمان کے لئے لازم ہے کہ وہ جب
ان آیات کو پڑھے یا سنے تو پھر حضرات صحابہ کرام کی
طرح اپنی جان ومال ہتھیلی پر رکھ کر میدان جہاد کی طرف
یوں دیوانہ وار نکلے جس طرح ایک بچہ ماں کی گود کی
طرف لپکتا ہے۔ وہ ان میدانوں کی طرف دوڑ پڑے
جہاں اللہ کی رضا اس کا استقبال کرتی ہے جہاں اس کی
جان ومال کا خریدار خود اللہ تعالیٰ ہے اور وہ اس کی جان
ومال کو جنت کے بدلے خریدتا ہے اور جنت کوئی معمولی

چیز نہیں ہے بلکہ جو اس سے محروم رہا وہ تباہ وبرباد ہو گیا۔
قرآن مجید کی یہ آیات پکار پکار کر مسلمانوں کو کہہ رہی ہیں
کہ اے اپنی اولاد اور مال کی خاطر جہاد سے منہ موڑنے
والو! اے دنیا کے آرام کی خاطر جہاد سے محروم رہنے
والو! اے موت کے ڈر سے گھروں میں چپک جانے
والو! تم بڑی غلطی پر ہو یہ چیزیں جن کی خاطر تم جہاد سے
دور ہو تم سے عنقریب چھین لی جائیں گی اور جن چیزوں
کی تمہیں حقیقت میں ضرورت ہے وہ جہاد میں تمہیں مل
سکتی ہیں اٹھو اور دیر نہ کرو اللہ کی رضا سے بڑی کوئی دولت
نہیں شہادت سے بڑی کوئی لذت نہیں، جہاد سے بڑی
کوئی عزت نہیں اور جنت سے بڑی کوئی نعمت نہیں جہاد
میں تمہارا فائدہ ہی فائدہ ہے اور جہاد چھوڑنے سے تمہیں
سوائے ذلت اور بربادی کے اور کچھ نہیں ملے گا۔ آج
جب کہ مسلمانوں کے جہاد چھوڑنے کی وجہ سے پوری دنیا
پر کافر اپنی حکومت کا اعلان کر رہے ہیں اور جو بھی اللہ کی

اس زمین پر اسلام کے نفاذ کا نام لیتا ہے اسے دنیا کا سب سے بڑا مجرم سمجھا جاتا ہے آج جب کہ ہماری لاکھوں مربع میل زمین کافروں کے قبضے میں ہے آج جب کہ ہزاروں مسلمان کافروں کی جیلوں میں سسک سسک کر زندگیاں گزار رہے ہیں آج جب کہ ہمارا خون بغیر قصاص کے بہہ رہا ہے اور ہماری عزتیں نیلام ہو رہی ہیں قرآن مجید کی یہ آیات ہم سب مسلمانوں کی زندگیوں پر ایک سوالیہ نشان ہیں کاش مسلمان انہیں سمجھیں اور کفر کی طاقت سے مرعوب ہونے کی بجائے اللہ کی عظمت وقوت پر نظر رکھ کر جہاد کے فریضے کو زندہ کریں تو انہیں معلوم ہو جائے کہ خود کو دنیا کی سپر پاور کہنے والے لکڑی کے جالے جتنا مضبوط گھر بھی نہیں رکھتے۔

(۳) وہ مسلمان جنہیں جہاد میں جانا نصیب نہیں ہوا وہ ان آیات کو پڑھ کر اپنی محرومی، کم نصیبی، کم ہمتی پر خوب روئیں اور اس قدر روئیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہو

جائے اور وہ بھی جہاد کے کسی نہ کسی شعبے میں قبول کر لئے جائیں۔ ایسے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ مجاہدین کی خوب عزت واکرام کریں اور ان کے قدموں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ سمجھیں اور انہیں رشک کی نگاہوں سے دیکھیں اور اللہ تعالیٰ سے مسلسل دعا کریں کہ وہ انہیں بھی جہاد کے لئے قبول فرمائے لیکن اگر کوئی مسلمان نہ تو خود جہاد کرتا ہے اور نہ جہاد کی تیاری کرتا ہے اور نہ اس کے دل میں جہاد کا شوق اور نہ اس کی نیت ہے اور نہ وہ اپنی اس محرومی پر اللہ کے حضور روتا اور گڑگڑاتا ہے تو ایسے لوگوں کے لئے دعا ہی کی جا سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حالت پر رحم فرمائے اور انہیں بھی اس عظیم فریضے کی سمجھ عطا فرمائے۔

سوال نمبر 10۔ جو مسلمان اللہ کے فضل وکرم سے جہاد میں مشغول ہیں انہیں ان آیات کو پڑھ کر کیا کرنا چاہئے؟

جواب۔ جو مسلمان جہاد کے عظیم عمل میں مشغول ہیں انہیں تو خاص طور پر ان آیات کو بار بار پڑھتے رہنا چاہئے اور انہیں تین کام کرنے چاہئیں۔

(۱) وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے انہیں اتنے عظیم عمل کی توفیق عطا فرمائی اور دعا کریں کہ رب ذوالجلال انہیں اس پر استقامت عطا فرمائے۔ اور انہیں ہرگز تکبر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ آیات بتلاتی ہیں کہ ان کا جہاد میں نکلنا اور دشمن کے سامنے بہادری سے لڑنا خود ان کا کمال نہیں ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی نصرت ہے اس لئے مجاہد کو پلک جھپکنے کے برابر بھی اپنی ذات اور اپنے نفس پر نظر نہیں کرنی چاہئے کیونکہ وہ دنیا بھر کے کفر کا تو درکنار اپنے نفس کی شرارتوں اور شیطان کا بھی خود مقابلہ نہیں کرسکتا بلکہ اس کی نظر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر ہونی چاہئے کیونکہ اللہ کی نصرت سے ہی وہ دنیا بھر کے کفر کا مقابلہ

کرسکتا ہے اور جہاد کے مشکل عمل میں ڈٹا رہ سکتا ہے جب مجاہد کی نظر اللہ پر ہوگی تو وہ کسی بھی مسلمان کو حقیر نہیں سمجھے گا۔

(۲) مجاہدین کو چاہئے کہ قرآن مجید کی ان آیات کو پڑھ کر اپنے آپ کو اور اپنے جہاد کو قرآنی احکامات کے مطابق بنائیں۔ کیونکہ جہاد اللہ کا حکم ہے اور اسے ادا بھی اللہ کے احکامات کی روشنی میں کیا جاسکتا ہے۔

(۳) اگر قرآن مجید کی یہ آیات پڑھ کر مجاہدین کو احساس ہو کہ انہوں نے بعض قرآنی احکامات پر ابھی تک دانستہ یا غیر دانستہ طور پر عمل نہیں کیا تو فوراً استغفار کریں اور آئندہ ان احکامات پر پوری پابندی سے عمل کریں۔ اپنی ماضی کی غلطیوں سے دل برداشتہ ہو کر جہاد کو نہ چھوڑ بیٹھیں بلکہ ایک نئے عزم اور نئے ولولے کے ساتھ قرآن مجید کے احکامات کی روشنی میں جہاد کے مبارک عمل کو جاری رکھیں۔

مختصر فہرست آیات جہاد فی سبیل اللہ

البقرہ

۱۵۴ ۱۷۷ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳
۱۹۴ ۱۹۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۴۳
۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹
۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۷۳
۲۸۶

مجموعہ ۲۵

آل عمران

۱۲ ۱۳ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۸
۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴
۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۹
۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵

۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱
۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷
۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳
۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰
۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۹۵
۲۰۰

مجموعہ ۵۵

النساء

۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴
۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۸۳ ۸۴
۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۴ ۹۵
۹۶ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۴۱

مجموعہ ۲۴

المائدہ

۱۱ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴

۲۵ ۲۶ ۳۵ ۵۱ ۵۲ ۵۳

۵۴ ۵۵ ۵۶

مجموعہ ۱۵

الانفال

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶

۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸

۱۹ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸

۲۹ ۳۰ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹

۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵

۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱

۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷

۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳

۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹

۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵

مجموعہ ۶۶

التوبہ

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶

۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۹ ۲۰

۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶

۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۲ ۳۳ ۳۴

۳۵ ۳۶ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱

۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷

۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳

۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹

۶۰ ۷۳ ۷۴ ۸۱ ۸۲ ۸۳

۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹

۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵

۹۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱

۱۱۲ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱

۱۲۲ ۱۲۳ مجموعہ ۸۶

الحج

۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۵۸ ۵۹

۶۰ ۷۸ مجموعہ ۸

النّور

۵۳ ۶۲ مجموعہ ۲

الاحزاب

۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴

۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰

۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶

۲۷ ۶۰ ۶۱ ۶۲ مجموعہ ۲۲

محمّد

۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹

۱۰ ۱۱ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۴

۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰

۳۱ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸

مجموعہ ۲۳

الفتح

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶

۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲
۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸
۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴
۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹

مجموعہ ۲۹

الحجرات

۶ ۹ ۱۰ ۱۵ مجموعہ ۴

الحدید

۱۰ ۱۱ ۱۹ ۲۵ مجموعہ ۴

المجادلہ

۲۰ ۲۱ ۲۲ مجموعہ ۳

الحشر

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶

۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲
۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷

مجموعہ ۱۷

الممتحنہ

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶
۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲

مجموعہ ۱۲

الصّف

۱ ۲ ۳ ۴ ۸ ۹
۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴

مجموعہ ۱۱

التّحریم

۹ مجموعہ ۱

العادیات

۱	۲	۳	۴	۵	۶

مجموعہ ۶

النّصر

۱	۲	۳

مجموعہ ۳

کل مجموعہ ۴۱۶